کلام فرید

رحمۃ اللہ علیہ

سلام ـ شاد

خواجہ غلام فرید

کوٹ مٹھن شریف

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلامِ فرید

حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف

تعارف

علامہ عالم فقری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار ○ لاہور

فون: 7124354
7352795

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

84911

نام کتاب ——— کلامِ فرید
مصنف ——— خواجہ غلام فریدؒ
پریس ——— گنج شکر پرنٹرز لاہور
ناشر ——— شہباز رسُول
سرورق ——— یوسف مثالی

قیمت
/-

ملنے کے پتے

- پروگریسو بکس ○ فیصل مسجد ○ اسلام آباد
- اسلام بک ڈپو ○ ۱۲۔ گنج بخش روڈ ○ لاہور

Marfat.com

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	ثنائے حق ادا ہو کس طرح انسان سے	۱۵
۲	اپنے گھر ہوں اب مجھے اس کا وطن یاد آ گیا	۱۶
۳	افسوس مجھ کو یار نے دل سے جدا کیا	۱۷
۴	بت کے ہر ناز کو میں رمزِ خدا سمجھا	۱۸
۵	بہار آئی ملا دے مجھ کو یا رب آشنا میرا	۲۰
۶	بیاں کس طرح ہو گا مجھ سے رتبہ فخرِ عالم کا	۲۱
۷	بیت الحزن میں مجھ کو بٹھا کر چلا گیا	۲۲
۸	پردیسی نے جب اس رُخِ انور کو نکالا	۲۳
۹	پھر میری آنکھوں سے اب خونِ جگر پیدا ہوا	۲۴
۱۰	دل کو تپِ فراق نے اخگر بنا دیا	۲۵
۱۱	دم ضعف سے میرا نہیں جاتا نہیں آتا	۲۶
۱۲	کیا کیا کہوں کہ یار نے مجھ سے برا کیا	۲۸
۱۳	گر سر میں سرِ زلف بتِ چین نہ ہوتا	۲۹
۱۴	میں ہوں سگِ آستانۂ فخرِ جہان کا	۳۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۵	نقشِ پا تیرے میں نقشہ اقصیٰ دیکھا	۳۲
۱۶	وہ بت عینِ وفا، پھر بے وفا کیونکر ہُوا	۳۷
۱۷	ہجر کے ایام میں چین جگر جاتا رہا	۳۸
۱۸	یار جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سنا	۳۹
۱۹	ویرانے کو سُن کر میرے آباد بہت رویا	۴۰
۲۰	مانند شمع رکھتا ہوں شعلہ دہن کے بیچ	۴۲
۲۱	ہوا ہے جو کہ یہ دل حضرتِ نبوی کا مرید	۴۳
۲۲	سر ہے نثار حضرت عربی کی راہ پر	۴۵
۲۳	جاناں سے نہیں ہوتا کبھی دل کو ہے پرہیز	۴۶
۲۴	بے دام پھنسایا مجھے صیاد کو شاباش	۴۷
۲۵	سوائے حضرتِ انساں نہیں کوئی مظہر کامل	۴۸
۲۶	آج وہ شب ہے کہ اس شب میں ہے آرام حرم	۵۰
۲۷	ایسے درد دل میں مبتلا ہیں ہم	۵۱
۲۸	جمالِ نور الٰہی کا جس پہ ہوا تمام	۵۳
۲۹	نہ غرض کعبے کی ہے مجھ کو نہ آرام سے کام	۵۴
۳۰	آرام میری جان کو شام و سحر نہیں	۵۵
۳۱	اپنے ایمان کی تاثیر لیے پھرتے ہیں	۵۷
۳۲	الٰہی خاک لالہ زار جا گیر گلستاں ہوں	۵۸
۳۳	بندہ زلف بتوں کا میں دل وجاں سے ہوں	۶۰

Marfat.com

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۶۲	بے پردہ نور دوست کا جز کل میں ہے عیاں	۳۴
۶۳	تیرے سے طرز دیکھیں نہ اُلٹی اور کہیں	۳۵
۶۵	جاناں تجھے ستمگر نہ کہوں تو کیا کہوں	۳۶
۶۶	رو کے گرد درد کا بیان کروں	۳۷
۶۸	زندہ ہوں خواہ بے جان	۳۸
۷۰	شاغل ہوا نگار رقیبوں کے پیار میں	۳۹
۷۲	صنم جیسا اگر کوئی دگر ہووے تو میں جانوں	۴۰
۷۵	فخر جہاں کا نور ہر اشیاء میں ہے عیاں	۴۱
۷۶	کس کا دردوں سے تیری جیب دجگر چاک نہیں	۴۲
۷۷	کس طرح ترک اس بتِ ماہ لقا کروں	۴۳
۷۹	وہ کون ہے کہ قتل ترے عشق کا نہیں	۴۴
۸۰	ہر لحظہ تیرے حسن کے ساماں پہ قربان	۴۵
۸۲	بھولا نہ قبر میں بھی الطافِ یار کو	۴۶
۸۳	جتنا ہے فضل کوہ ہمالہ سے بال کو	۴۷
۸۴	جلایا ہم نے جب غم سے نکالا آہ سوزاں کو	۴۸
۸۶	وصال دوست جی چاہیں من دے ما گزرتا رہوں	۴۹
۸۸	نہیں ہے تیرا ثانی دونوں جگ میں کوئی جانانہ	۵۰
۹۰	وہ یار جلوہ گر ہے ادھر کو اُدھر کو کبھی	۵۱
۹۱	ہے جس کے دل میں مرض عشق جا کی	۵۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۵۳	ہم کو پسند یار کی بانکی ادا لگی	۹۲
۵۴	مجھ کو ہے نوک جورِ ستمگر لگی ہوئی	۹۳
۵۵	یاد آتا ہے حرم ہیں کلیسا کبھی کبھی	۹۵
۵۶	ایسے محیط ہم پہ کرامت نبوی ہے	۹۷
۵۷	افسوس کھا کے یار سے تیرِ جفا چلے	۹۸
۵۸	اس روئے بے مثال پر کیا شمع نور ہے	۹۹
۵۹	اپنی محفل سے اُٹھا نہ یار اپنے ہاتھ سے	۱۰۱
۶۰	بہار آئی کہو صیاد سے حکم فغاں دیو	۱۰۲
۶۱	بوسۂ لب سے میرا عشق بھرا کرتا ہے	۱۰۲
۶۲	پیرِ مغاں کے فیض سے بیگانہ بن گئے	۱۰۶
۶۳	تجھے ہم بے قرار دل کو خبر ہوئے تو کیا ہووے	۱۰۷
۶۴	تصور بتوں کا جب آیا ہمیں	۱۰۹
۶۵	جو جمال حضرت دلدار کا مفتون ہے	۱۱۰
۶۶	جب مجھے یاد دل آرام کا گھر آتا ہے	۱۱۱
۶۷	جو کہ دلدار کے کوچے میں قدم پاتا ہے	۱۱۳
۶۸	ہر رنگ میں ظہور ہے بے رنگ یار کا	۱۱۴
۶۹	تنہا نہ مجھے یار کے انداز نے مارا	۱۱۴
۷۰	جیسے شاہِ عشق نے دل کو کیا تسخیر ہے	۱۱۶
۷۱	جس کے دل میں ہیں تیری عشرت وحسرت کے مزے	۱۱۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۷۲	حقیقت مجھ کو رُخ صورت مجازی میں دکھا	۱۱۹
۷۳	خدنگ ناز خوباں کا جگر میرا نشانہ ہے	۱۲۰
۷۴	خون جوش میں ہے تشنہ فساد نہیں	۱۲۲
۷۵	حالات دل کے جفا سے بگڑ گئے	۱۲۴
۷۶	دیر میں قربت کا فروش خود کام آئے	۱۲۵
۷۷	دار الحرب کو جاتے ہیں اک بت کے واسطے	۱۲۷
۷۸	عشق کے کوچے میں جس پر بے شعوری ختم ہے	۱۲۸
۷۹	غم اس کے دل کو خاک کیا توڑ توڑ کے	۱۲۹
۸۰	قضا کی تیغ سے وہ ابروئے خمدار نہیں ہے	۱۳۰
۸۱	موجود دل میں جب سے محبت خدا کی ہے	۱۳۲
۸۲	گل رخ سبھی غلام ہیں اس گلعذار کے	۱۳۴
۸۳	گلرخوں کے ہجر سے کھالالہ زار	۱۳۵
۸۴	میرے کاشانہ ویرانے میں جب	۱۳۷
۸۵	موجود جو ہے جگ میں	۱۳۸
۸۶	گرچہ داغ دل کے ہیں	۱۳۹
۸۷	میں ہوں سگ آستاں رسالتماب کا	۱۴۰
۸۷	میں ہوں سگ آستاں جناب رسول کا	۱۴۱
۸۸	محبوب حق ہے خواجہ خدا بخش	۱۴۳
۸۹	مجھے جب سیر جاناں کی گلی کی یاد آتی ہے	۱۴۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
	مدرسے کو فنا نہ کروں	۱۴۷
۹۱	عمر تک یار نے مکھڑا	۱۴۷
۹۲	وہ مرض سے ابد میں مبتلا ہووے	۱۴۹
۹۳	ہر آن دل میں درد ہے	۱۵۰
۹۴	بھولا ہے جس نے مجھ کو	۱۵۲
۹۵	ہر ایک ساعت میں سوطرزیں	۱۵۴
۹۶	ہجرت میں تیری یاد پہ برباد	۱۵۷
۹۷	غم فرقت کے نشتر سے	۱۵۸
۹۸	جناب حضرت خوباں کا ہوں مرید	۱۶۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صوفی شعراء سے تھے مگر عبادت و ریاضت میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کے اشعار اسرار و حقائق کا خزانہ ہیں۔

نام و نسب

آپ کا نام غلام فرید تھا اور والد گرامی کا نام خواجہ خدا بخش تھا جو سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے آپ کے خاندان کے افراد عرب سے علاقۂ سندھ میں منتقل ہوئے۔ پھر مختلف مقامات پر رہائش پذیر ہونے کے بعد کوٹ مٹھن (ڈیرہ غازی خان) میں مقیم ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس خاندان کے پہلے شخص جو سندھ میں تشریف لائے وہ مالک بن یحییٰ تھے۔

۲۔ پیدائش

آپ کی پیدائش ۲۶ ذی قعدہ ۱۲۶۱ھ میں قصبہ چاچڑاں میں ہوئی۔

۳۔ تعلیم و تربیت

آپ چار سال کے تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ جب آپ آٹھ

Marfat.com

سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والد بزرگوار خدا بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی، جو اپنے وقت کے برگزیدہ بزرگ تھے، اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کا مزار مٹھن کوٹ میں ہے۔ والد کی وفات کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت کی تمام ذمہ داری آپ کے بڑے بھائی خواجہ غلام فخر الدین پہ آن پڑی، یہ بھی اپنے وقت کے برگزیدہ بزرگوں میں سے تھے، انھوں نے جہاں عام لوگوں کے لیے رشد و ہدایت کے دروازے کھول دیئے وہاں خواجہ فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہ خصوصی توجہ فرمائی، اس توجہ خاص کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ خواجہ کے بڑے بھائی اور سرپرست ہونے کے علاوہ خود دولت اور اولاد سے محروم تھے۔ بہر حال خواجہ غلام فخر الدین نے اپنے چھوٹے بھائی کے بچپن ہی میں اُن کے عظیم مستقبل کے آثار دیکھ لیے تھے، اس لیے اُنھوں نے خواجہ غلام فرید کی ذہنی، قلبی اور روحانی تربیت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ آٹھ سال کی عمر میں والد کی وفات تک خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کی تعلیم سے فراغت حاصل کر لی تھی بلکہ فارسی اور عربی کی تعلیم بھی شروع کر دی تھی۔

ریاست بہاولپور کے نواب محمد صادق کو اس خاندان سے بڑی عقیدت تھی، کہا جاتا ہے کہ نواب صاحب نے مولانا غلام فخر الدین سے استدعا کی کہ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ وہ بھی کچھ حق خدمت ادا کر سکیں، چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ احمد پور شرقیہ میں گزارا۔

۴۔ بیعت

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر ابھی چودہ سال کی تھی کہ آپ نے اپنے بڑے بھائی خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اپنے برادر بزرگ اور پیر و مرشد سے مختلف علوم و فیوض باطنی حاصل کیے۔

Marfat.com

۵۔ درس و تدریس

علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد آپ نے درس و تدریس شروع کردی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذہانت سے نوازا تھا اور آپ کو علم میں کمال حاصل تھا، بے شمار طالبان نے آپ سے ظاہری و باطنی علم حاصل کیا تھا۔ آپ نے چاچڑاں میں دینی تعلیم کے لیے جو مدرسہ قائم کیا اس کا نام جامعہ فریدیہ ہے۔

۶۔ اتباعِ شریعت

آپ شریعتِ مطہرہ کے بڑے پابند تھے اور اپنے ملنے والوں کو سختی سے سنت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے، بری رسموں کو ختم کرنے کے لیے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے۔

۷۔ شاعری

آپ ملتانی زبان کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کی کافیاں بہت مشہور اور مقبول خواص و عام ہیں۔ آپ کی طبیعت میں بلا کا سوز تھا اس لیے آپ کی کافیوں میں سوز و غم، درد، عشق اور ہجر و فراق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، مزید برآں آپ کی شاعری سراسر تصوف میں ڈوبی ہوئی ہے جو عشقِ حقیقی کے گرد گھومتی ہے۔ بیشتر پنجابی اور ملتانی شعراء کی طرح خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی عاشق کو مؤنث کے روپ میں پیش کیا ہے، شاید اس سے کافیوں میں کچھ چاشنی اور موسیقیت پیدا ہو جاتی ہے آپ کی ایک کافی کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"اے یار تو نے مجھ پر ذرا بھی ترس نہ کھایا، تو مجھے بے کس اور بینوا

Marfat.com

کر کے چھوڑ گیا، اپنے ہمراہ نہ لے گیا۔ روزِ ازل سے مجھ دکھیا نے ہجر کا جام پیا ہے۔ جس دن سے ساجن چلا گیا ہے، میرے گھر میں دُور ہو کر آباد ہو گیا ہے، اور سکھ رخصت ہو گیا ہے۔ درد و اندوہ میری رگ رگ میں رچ گیا ہے۔ فرید میں کوہ و بیابان میں آوارہ پھر رہی ہوں، کاش کہ مجھے کوئی چیتا کھا جائے۔

۸۔ وحدت الوجود

بیشتر صوفیائے کرام کی طرح خواجہ بھی وحدت الوجود کے قائل تھے۔ انھیں کائنات کے ذرّے ذرّے میں ایک ہی رُوح رواں نظر آتی تھی، یہ وسیع دنیا، یہ دُور تک پھیلا ہوُا بلند و بالا آسمان، یہ سبزہ و گل، یہ بنتے بگڑتے بادل، یہ مست ہوا، یہ بجلی کی چمک، یہ طلوع و غروب، یہ روہی کی پہنائیاں اور تنہائیاں، یہ بہار دل کی آمد و رفت انہیں ہر چیز میں ذاتِ واحد کی کرشمہ سازیاں دکھائی دے رہی تھیں چنانچہ فرماتے ہیں :-

ڈٹھا عشق عیاں تا بازار گلی
سبھو رمز خفی ہٹن قیوم جلی
سبھ جلوہ نور ظہور ڈسے
کٹی غیبت عین ظہور ڈسے
دل وچ دلبر دے نال رلی

ترجمہ: میں نے عشق کو ہر بازار اور ہر گلی میں جلوہ فگن دیکھ لیا ہے، ہر چیز میں اسی کے نورِ حضور کا جلوہ نظر آ رہا ہے۔ غیبت اور دوری ختم ہو گئی ہے اور مجھے عین ظہور نظر آ رہا ہے، اب میرا دل محبوب کے ساتھ مل گیا ہے۔

۹۔ عشقِ حقیقی

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں عشقِ حقیقی بہت نمایاں ہے

Marfat.com

ذیل میں چند اشعار کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :۔

۱۔ اے میرے محبوب ! تیرے بغیر مجھے ساری دنیا اندھیر نظر آتی ہے۔ اے محبوب میرے سینے سے آکر لپٹ جا اور میری آنکھوں میں سما جا۔

۲۔ اے جانے والے مسافر ! خدا کے لیے میرے محبوب کے لیے میرا پیغام لے جا اسے کہنا اے دوست ! مکرو فریب کو چھوڑ دے اور پربت کی ریت کو ٹبہ نہ لگا۔ جس طرح تو مجھ سے منہ موڑ کر چلا گیا تھا یہ ظلم و جفا ہے۔

۳۔ عشق دکھی دلوں کے لیے راحت کا ساماں ہے۔ عشق ہی میرا مرشد اور ہادی ہے عشق ہی میرا پیر ہے۔

۱۰۔ مرشد سے محبّت

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے مرشد سے بے حد عقیدت و احترام تھا۔ وہی احترام جو ایک مُرید کو اپنے مُرشد کے لیے ہوتا ہے، چنانچہ آپ اپنی کافیوں میں اپنے مُرشد کا بار بار تذکرہ کرتے ہیں اور احترام و عقیدت کی رو سے خواجہ غلام فخر الدین کو "فخرِ جہاں" کے لقب سے یاد کرتے ہیں ؎

فخرِ جہاں قبول کنو سے
واقف کل اسرار تھو سے

ترجمہ :۔ مجھے فخرِ جہاں نے قبول کر لیا ہے۔ اور میں تمام اسرار سے واقف ہو گیا ہوں۔

فخرِ جہاں اک ریت سوجھائی
ارضی تھیا یک بار سمائی
ظلمت بن گئی نور و نور

Marfat.com

ترجمہ :۔ فخر جہان نے مجھے ایسی ریت سمجھائی ہے جس سے یہ زمین کا باسی یکبارگی آسمان کی بلندیوں پر پہنچ گیا اور ساری ظلمت اور گمراہی دُور ہو کر نور ہی نور چھا گیا ہے۔

رمز حقیقی جہات اساڈی

فخر جہاں ایہا ریت سکھایم

ترجمہ :۔ ہماری نظر میں کوئی نہ کوئی رمز ہوتی ہے فخر جہاں نے ہمیں یہی ریت سمجھائی ہے۔

خصوصیاتِ شاعری

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سات زبانوں کے شاعر تھے۔ آپ نے سرائیکی زبان کی کافیوں کے علاوہ اور بھی مختلف زبانوں میں کافیاں لکھی ہیں لیکن سرائیکی زبان کی کافیاں بے مثال ہیں۔ آپ کی زندگی سے قبل یا اس کے بعد آج تک سرائیکی زبان میں اس سے بہتر مواد کسی نے پیش نہیں کیا اور نہ ہی آئندہ اُمید کی جاتی ہے۔

آپ کے کلام میں تصوّف، اسرار و معرفت، حمد و نعت کے علاوہ حسن و عشق درد و غم، پیار و محبت اور مناظرِ فطرت کی عکاسی جھلکتی ہے۔

وصال مبارک

آپ کی صحت ہمیشہ اچھی رہی۔ البتہ عمر کے آخری حصہ میں آپ ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہو گئے جو رفتہ رفتہ بڑھ گئی حتیٰ کہ وصالِ یار کا وقت آ گیا۔ بالآخر ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ بمطابق ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء بروز چہارشنبہ کو وصال فرمایا۔

علامہ عالم فقری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ثنائے حق ادا ہو کس طرح تسویدِ انساں سے
جو ہے ترکیب جس کی اک خطا سے اور نسیاں سے

درودِ مصطفیٰ کا مجھ سا نالائق ہے کب لائق
کہ وہ کتنے مراحل دُور ہے ممکن کے امکاں سے

سگِ درگاہِ بوبکر و عمر عثمان حیدر کا
ہوا ہوں میں ازل سے تا ابد تک صدقِ ایماں سے

غلامِ خواجگانِ چشت آ گئے پیدا ہونے سے
ہوئے ہیں جان دل اے دوستو اپنے دل و جاں سے

فریدؔ اب افتتاحِ دفترِ دیوان کی کیجو!
کہ تا دیوانے بن جائیں ہزاروں تیرے دیواں سے

Marfat.com

اپنے گھر ہوں اب مجھے اس کا وطن یاد آگیا
گویا بُلبُل کو خزاں میں گل چمن یاد آگیا

چاہِ غم میں مضطرب ہے مثل دل میرے کہ وہ
شاید کہ اس سیماب کو سیمیں ذقن یاد آگیا

چاک کر ڈالا گلوں نے پیرہن کو جب مجھے
سیر باغستان میں وہ گل پیرہن یاد آگیا

رو دیا اس واسطے شاید کہ کب ہوگا نصیب
عاشقوں کا دل میں جب خونیں کفن یاد آگیا

طوفِ احرامِ مناسک حج کے بھولے فرید
کعبے میں جب وہ بتِ ایماں شکن یاد آگیا

Marfat.com

افسوس مجھ کو یار نے دل سے جُدا کیا
پھر میرے دشمنوں کو بجاں آشنا کیا

کیا کج روش ہے دہر کی دشمن بنا وہی
جس پر ازل سے میں نے سَر اپنا فدا کیا

کیا کچھ کروں میں اپنی خرابی کی گفتگو
نہ وہ کیا رقیب نے جو دل رُبا کیا

بدبخت مجھ سے کم ہو زیادہ جہان میں
جس سے بھلا کیا مجھے اُس نے بُرا کیا

جورِ فلک کی کیا میں شکایت کروں فرید
بدنام ہر گلی میں مجھے برملا کیا

Marfat.com

بُت کے ہر ناز کو میں رازِ خدا سمجھا
اس کے دُشنام کو اعجازِ مسیحا سمجھا

میں نے کعبے کو بھی بُت خانے کا نقشہ سمجھا
اپنے لبیک کو ناقوسِ کلیسا سمجھا

ذوقِ وحدت سے ہر اک چیز کو اعلیٰ سمجھا
چغد کو مثلِ ہُما زاغ کو عنقا سمجھا

میں نے ہر قطرے کو دریا سے زیادہ سمجھا
ذرّے کے نُور کو خورشید سے بالا سمجھا

مئے پرستی میں میرے دل کی ترقّی دیکھو
خمِ گردوں کو اک ادنیٰ سا پیالا سمجھا

Marfat.com

کیوں نہ واجب ہو مجھے سجدہ تمہارا اے بُت
میں نے نقشِ کفِ پا تیرے کو کعبہ سمجھا

شور و شر دیکھا زمانے میں زمانے کا اگر
دلِ غمگین نے اُسے عشق کا چرچا سمجھا

طُور کے نُور کی اور وادیٔ ایمن کی قسم
تیری مہندی میں بھی نسخِ یدِ بیضا سمجھا

آپ سے آپ گیا اس کے لبِ خنجر پر
اپنے جلّاد کو شاید کہ میں عنقا سمجھا

عشق بازی میں میرا مرتبہ ایسا ہے فریدؔ
قیس بھی مجھ کو گُرو آپ کو چیلا سمجھا

Marfat.com

بہار آئی ملا دے مجھ کو یارب آشنا میرا
نہیں تجھ سے سوا کوئی اے خدا مشکلکشا میرا

کبھی معشوق جگ کے جو کہ نہیں آپس میں مانے
وہ جس کا کوئی نہ ہو ثانی وہی ہے دلرُبا میرا

ارے زاہد، تو مت نازاں ہو اپنی زُہد لاشے پر
عبادا توں سے ہے فائق بتوں کا پوجنا میرا

میرے دل ہو چکی ہے جب سے اے مہتاب کی منزل
مہ و خورشید پر فیضان کرتا ہے ضیا میرا

فریدؔ اس غمزہ خونخوار سے کشتہ ہوا تو کیا
کہ خود یہ دیکھنا ترچھی نظر ہے خون بہا میرا

Marfat.com

بیاں کس طرح ہو گا مجھ سے رتبہ فخرِ عالم کا
کہ بعد از انبیاء وہ فخر ہے اولاد آدم کا

تفرقہ میں اوسی کے جمع قلبی دیکھ کے ہر دم
ثناء کرتا ہے اس پر رُوح ابراہیم ادہم کا

میری آنکھوں سے وہ نُورِ نبی جب چھپ گیا اس میں
جمادی الاوّل، مجھ پر بنا ماہِ محرّم کا

میں فرقت میں اسی کے جو کہ حالِ خلق دیکھا ہے
سما سکتا نہیں دفتر میں شمہ ایسے ماتم کا

اگر چاہیں فریدا اپنے لیے شاہی دو عالم کی
ہمیشہ ورد کر پیرِ مغاں کے اسمِ اعظم کا

Marfat.com

بیت الحزن میں مجھ کو بٹھا کے چلا گیا
آتش کدہ میں جاں کو جلا کے چلا گیا

لطف و غضب کا خاتمہ دیکھو اے دوستو
دل میں جگر میں جاں میں سما کے چلا گیا

جس کی نظر ہے میرے لیئے خوں بہا میرا
آنکھوں چھپا کے خون بہا کے چلا گیا

کس کو کہوں میں حال کہ انواع طلسم کے
سننے میں جو کہ کم تھے دکھا کے چلا گیا

سب ہے مجھے قبول و لیکن فرید وہ
پھر آوے جو کہ دل کو پھنسا کے چلا گیا

84811

Marfat.com

پردیسی نے جب اس رُخِ انور کو نکالا
سب کہنے لگے سلمک اللہ تعالیٰ

ہیہات وہ کرتا نہیں مشتاق پہ شفقت
افسوس کہ لیتا نہیں عاشق کا سنبھالا

لاشے کو میرے دیکھ کے کہنے لگا ہنس کر
کیا مکّر کا ڈھنگ اس نے نکالا ہے اِک اعلیٰ

آوارہ میں وحشت کے بیاباں کا ہوں اتنا
اک دوئی مریدوں سے ہماری ہے غزالا

نایاب فرؔید ایسا ہے موجود زمیں پر
کیوں عالمِ سفلی کا نہ محتاج ہو بالا

Marfat.com

پھر میری آنکھوں سے اب خونِ جگر پیدا ہوا
بارِ دیگر زرد کا دل میں شجر پیدا ہوا

جس کو عالم غیب مطلق جانتا ہے علمِ حق
بے حجابانہ وہ میرے چشمِ تر پیدا ہوا

بعد مدت کے ہوا دیدار جاناں کا نصیب
حمد اللہ نخلِ محنت کا ثمر پیدا ہوا

جب شبِ فرقت میں نورِ صبح ہوتا ہے عیاں
جانتا ہوں روزِ محشر کا سحر پیدا ہوا

بوستانِ دل میں جب سے آبِ عشق آیا فریدؔ
گلبنِ اندوہ و غم کا برگ و بر پیدا ہوا

Marfat.com

دل کو تپِ فراق نے اخگر بنا دیا
جاں کو اِسی کے بیچ سمندر بنا دیا

ہم ملتجی ہیں اس شہِ عالی جناب کے
بندے کو جس نے رشکِ سکندر بنا دیا

فرقت میں یار کے دُرِ دنداں کی یاد میں
اشکوں سے چشمِ عالم گوہر بنا دیا

پھرتا ہوں مثلِ ریگِ رواں کوہ و دشت میں
آوارہ اُس کے رقص کی ٹھوکر بنا دیا

اُس زلفِ مضطرب کی تاثیر دیکھیو
اپنی مثال مجھ کو بھی مضطر بنا دیا

Marfat.com

میرے لیئے خدا سی آنکھوں کو اے فریاد
سفّاک اور غمزے کو خنجر بنا دیا

○

دم ضعف سے میرا نہیں جاتا نہیں آتا
اس حال پہ بھی رشکِ مسیحا نہیں آتا

سر خاک رقیبوں کا جگر چاک ہے غم سے
کچھ ترس تجھے او بُت ترسا نہیں آتا

تا کعبہ سمجھ کر اُسے مسجود بناؤں
کیوں ہاتھ ترا نقشِ کفِ پا نہیں آتا

کیا بُت کے تصوّر نے مزہ خوب دکھایا
رویا میں بھی کعبے کا ارادہ نہیں آتا

Marfat.com

ہے گنجِ شہیداں یہ ترا گنجِ سعادت
جُز خضر و مسیحا کوئی اس جا نہیں آتا

رکھتے ہی قدم وادیٔ غم میں ہوا شاکی
کچھ مشق کا ڈھب او دلِ شیدا نہیں آتا

سُن کر میرے اشعار کہ ہیں مادۂ وحشت
کیوں سر میں رہے سودا تیرا سودا نہیں آتا

اس ملک میں ہے کون کہ نظم اپنی کو سمجھے
ناسخ کو بھی یہ درد کا نسخہ نہیں آتا

دریائے محبت کا شناور ہوں فریدؔ آج
افسوس کہ ہاتھ اپنے سہارا نہیں آتا

Marfat.com

کیا کیا کہوں کہ یار نے مجھ سے بُرا کیا
نہ دشمنوں نے کیا وہی جو آشنا کیا

میں ہوں غلام اُس کا ازل سے ابد تلک
کیا ہے اگرچہ اُس نے جفا پر جفا کیا

ساجد جناب حضرتِ بُت کا ہوں صبح و شام
اے مومنو! جدا نہ ہوا ہوں خدا کیا

سرگشتہ مجھ سے کب ہو زیادہ جہاں میں
اہلِ وفا نے مجھ پہ ستم کو روا کیا

گلزار لالہ زار میں لگتا نہیں ہے دل
صیّاد نے قفس سے مجھے جب رہا کیا

Marfat.com

کیا کچھ کہوں میں گردشِ گردونِ دوں کا حال
سو طرح سے بلا میں مجھے مبتلا کیا

اپنے نصیب کی کیا شکایت کروں فریدؔ
آخر مجھے رقیبوں کا جا خاکپا کیا

گر سر میں سرِ زلف بُتِ چین نہ ہوتا
کچھ چین نہ جاتے غمِ سنگین نہ ہوتا

گر عشق نہ ہوتا غمِ رنگین نہ ہوتا
پژمُردہ یہ اتنا دلِ غمگین نہ ہوتا

Marfat.com

شاید کہ ہدف ہوتا اِک ابروئے کماں کا
گر تیرِ قضا مجھ پہ تجھے کین نہ ہوتا

مسجود سمجھتا رُخِ خوباں کو میں کیونکر
نورِ آنکھوں کا مرا جو خدا بین نہ ہوتا

کیوں نزع میں بھی پیاس گلو کو ہے اُسی کی
گر آب تیری تیغ کا شیریں نہ ہوتا

تنہائی سے مر جاتا اسی دشتِ بلا میں
گر درد میرا مونسِ دیرین نہ ہوتا

ہو جاتا پراگندہ میرا دل بھی فرؔید آج
ملحوظ جو دلدار کا تمکین نہ ہوتا

Marfat.com

میں ہوں سگِ آستانۂ فخرِ جہاں کا
شیروں سے فوق مرتبہ ہے میری شان کا

روزِ ازل سے اس کے نازوں کا ہوں خرید
مالک ہے میرے دین دل و جان مان کا

نہ دیر کی طلب ہے نہ کعبہ سے التفات
ساجد ہوں پنج وقت میں پیرِ مغاں کا

باغِ جناں کا پھول زخم اس کے واسطے
نخچیر جو ہے مار کے نوکِ سنان کا

ہجر و وصال واصل مہجور ہے وہی
حق الیقیں میں شائبہ کب ہے گمان کا

Marfat.com

سلطانِ عارفین ہے برہان کاملین
اور واسطہ ہے کون و مکاں کی امان کا

ہو گا جہاں میں میرے لیئے وہ ہے اے فریدؔ
خواہ رتبہ ہو مکاں کا یا لامکاں کا

نقشِ پا تیرے میں نقشہ اقصیٰ دیکھا
کوچے کی گرد کے ہر ذرّہ میں کعبہ دیکھا

کیا کہوں یار کا کیا کیا میں سراپا دیکھا
اک عجب نورِ الٰہی کا تماشا دیکھا

Marfat.com

دل ہر دل میں تیرے شور کا غوغا دیکھا
سر ہر سر میں تمہارا سر سودا دیکھا

آج دل اِک عجب چاند کا مکھڑا دیکھا
جس کے آگے مہ و خورشید کو ذرّہ دیکھا

کیا ہی پامال ہوئے جان و جگر اور دل و جان
عشق کو ایک قوی غضب خدا کا دیکھا

دیکھ کے خلد بریں دل کو یہ محسوس ہُوا
اُس کے گھر کا یہ اِک ادنیٰ سا نمونہ دیکھا

میں نے بیتابیٔ دل اپنی کا نقشہ سمجھا
آسماں پر جب کبھی گرد و بگولا دیکھا

Marfat.com

یہاں تنہا نہیں ہے تذکرہ اے غیرتِ حور
جنتوں میں بھی تیرے عشق کا چرچا دیکھا

نہ تجھے دیکھا ہے میں نہ تیرے نقشے کو کبھی
ایک یوسف کو تیرے نقشے کا خاکہ دیکھا

اتنی کسی پیر کی درگہ پہ نہیں ہوتی ہے خلق
اپنے بے پیر کے در پہ جو میں میلا دیکھا

اور مخلوق ہے کیا بلکہ سلیماں ہے مطیع
میں نے شاید کہ کبھی یار کا چھلا دیکھا

جس کی رونق سے بنا خانۂ دل رشکِ ارم
ایک غم سلمہ اللہ تعالیٰ دیکھا

Marfat.com

میرے دل درد و غم عشق کا اور شور جنوں
قیس و فرہاد سے صد چند زیادہ دیکھا

ستم و جور و جفا کیوں کہ نہ ہو اس پہ تمام
جس کے قامت کو قیامت سے بھی بالا دیکھا

سن کے تیغ ابرو کے اوصاف کو سر پھاٹ گیا
اپنے عیسائی کو اے حضرتِ عیسٰی دیکھا

لیلیٰ و یوسف و شیریں سبھی موزوں ہیں و لے
محو و منسی ہوئے جب وہ رُخِ زیبا دیکھا

یدِ بیضا کو بھی تھا دل میں خیال اپنا مگر
بعد بیعت کے فقط تیرا کفِ پا دیکھا

Marfat.com

کیوں نہ ہو خلق خدا کو وہ دل و جاں سے عزیز
جس کے آگے مہ کنعاں کو زلیخا دیکھا

اب آتش ہی بنے مچھلی سمندر ہو جا
مجھ سے پُر سوز اگر جانبِ دریا دیکھا

تجھ پہ ہے رنگ کا اتمام مجھے داغ کا ختم
باغ میں نہ تجھ سا گُل مجھ سا نہ لالہ دیکھا

فیض عام اس کے آگے میں نے بے شبہ فریدؔ
عرش و افلاک کو دریوزہ گر و سا دیکھا

Marfat.com

وہ بُتِ عین وفا پھر بے وفا کیونکر ہُوا
لطف و احسان و کرم جور و جفا کیونکر ہُوا

اُس پہ جس سے مملکت دل کی ہوئی ویران سب
آپ ہی آپ جا کے تو یوں مبتلا کیونکر ہُوا

دردِ غم کھانے سے اِک دم میں نہیں ہوتا ہوں سیر
اللہ اللہ مجھ کو ایسا اشتہا کیونکر ہُوا

وہ بھی دن تھے جب نہ ہوتے تھے کبھی اک پل جُدا
اب رقیبوں سے وہ جا کر آشنا کیونکر ہُوا

جس کو ہر دم وصف آزادی میں کہتے تھے فرید
آپ اسیرِ پیچشِ زلفِ دوتا کیونکر ہُوا

Marfat.com

ہجر کے ایّام میں چین جگر جاتا رہا
گلبن آرام دل کا برگ و بر جاتا رہا

وہ مسیحا وش مجھے جلاّد سے کچھ کم نہیں
نزع کی حالت میں مجھ کو چھوڑ کر جاتا رہا

تپ کا مجھ کو دن ہے شب دیجور شب ہے روزِ حشر
جبکہ میرے گھر سے وہ رشکِ قمر جاتا رہا

اس کا دل آخر تلک میری طرف مائل نہیں
شاید اس دوبرے میں آہوں کا اثر جاتا رہا

ناصحا معذور ہوں مجھ پر نہ کیجو دل کو تنگ
عشق کے مکتب میں یہ علم و ہنر جاتا رہا

Marfat.com

مے نہیں ساقی نہیں شاہد نہیں ہے اے فرید
کیا خزاں آئی گل و برگ و ثمر جاتا رہا

یار جیسا کوئی دلدار نہ دیکھا نہ سُنا
ایسا بھی ظالم و خونخوار نہ دیکھا نہ سُنا

ویسا بیدار سراپا دل و دین کا دشمن
شوخ و بدمست ستم گار نہ دیکھا نہ سُنا

تیری زُلفوں میں کچھ اس طرح پھنسا ہے یہ دل
دام میں کوئی گرفتار دیکھا نہ سُنا

Marfat.com

اے رے دل میں نے کیا ہے جو تفحص جگ میں
تیرے جیسا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سُنا

نام تیرا جو مزہ دیتا ہے رگ رگ میں مجھے
قند اور شکر میں اے یار نہ دیکھا نہ سُنا

جس نے یہ غزل سُنی کہنے لگا وہ تو فرید
بیت اس کا کوئی بیکار نہ دیکھا نہ سُنا

ویرانے کو سُن کر میرے آباد بہت رویا
زنجیر میرا دیکھ کے آزاد بہت رویا

Marfat.com

رشکِ لبِ دیدار سے شیریں ہوئی تلخی
اور دیکھ کے حال اس کا فرہاد بہت رویا

قامت کے تیرے وصف ہوئے فاش تو جگ میں
سرو نخل طوبےٰ شمشاد بہت رویا

نرمی سے میری اور تیری سنگ دلی سے
سنگ و جبل و آہن د فولاد بہت رویا

احوال میرا دیکھ کے جو اس نے کیا مجھ پر
ظلم و ستم و جور اور بیداد بہت رویا

جب میں نے فرید آ کے قدم درس میں پایا
درس و کتب و مکتب و اُستاد بہت رویا

Marfat.com

مانند شمع رکھتا ہوں شعلہ دہن کے بیچ
بل گل کی طرح آگ ہے سارے بدن کے بیچ

سمجھیں گے اہل قبر کہ ہے روزِ حشر آج
گر بے قرار ہو کے پکاروں کفن کے بیچ

غوغا تیرے جمال کا پیر و جواں میں ہے
فریاد تیرے عشق کی ہے مرد و زن کے بیچ

ہے تیرے انتظار میں نرگس کشادہ چشم
لالہ بھی ایک پا بہ کھڑا ہے چمن کے بیچ

ممکن ہیں جو کمال کے اوصاف اس میں ہیں
لیکن نہیں ہے لطف اس اک سیم تن کے بیچ

Marfat.com

دل زلف داغ مشک کی خوشبو کے رشک سے
ہے پیچ و تاب شاخ غزال ختن کے بیچ

اے باد اس کے گھر میں تجھے گر رسا نہیں
پہنچا دے میری خاک کو اس کے وطن کے بیچ

سوداؔ کہے جی دیکھی غزل تیری اے فریدؔ
سو رمز ہے نہاں تیرے اک اک سخن کے بیچ

ہوا ہے جو کہ بہ دل حضرت بتوں کا مُرید
اسی کا فاتحہ نیک اور خاتمہ ہے سعید

Marfat.com

بتوں کو دیکھ کے بھولا ہے کلمۂ اسلام
یہ ابتدائے رسالے میرے کی ہے تمہید

جو آستانِ جناب بتوں کے ہیں ساجد
نہیں ہے رحمتِ حق اِک آن اُن سے بعید

میری نیاز ہے ہر آن اس لیے دوچند
کہ اس کے ناز کو ہر لحظہ ہے کمال جدید

نہ آج کا ہے کہ ناصح کے پند سے بدلے
کہ ہے ازل سے دلآرام کا غلام فرید

Marfat.com

سر ہے نثار حضرتِ عربی کی راہ پر
قربان جان و دل ہوئے اُس کی چاہ پر

پا، اس کے بادشاہِ جہاں چومتے ہیں سب
خاک اُس کے پاؤں کی ہے جس کے کُلاہ پر

جس کو ہے ایک ذرّہ دردِ اُس کا دل کیے ہیچ
روزہ نماز حج ہے فدا اُس کی راہ پر

بہرِ خُدا مجھے بھی کرے اک نگاہ کبھو
دنیا و دین واروں میں اُس اِک نگاہ پر

یہ قصہ مختصر ہے فریدؔ اس کے وصف میں
بعد از خدا ہے تاجِ شہی میرے شاہ پر

Marfat.com

جاناں سے نہیں ہوتا کبھی دل کو ہے پرہیز
بیثاق سے نہ ہے عشق کیا دل میں حق آمیز

کافر ہے جفا کار ہے خونخوار ہے بدکیش
اور رشک ہلاکو تو ہے حسرت چنگیز

تیری مژہ ہے تیر قدر سے بھی زیادہ
ہے تیغِ نگہ تیغِ قضا سے بھی بہت تیز

آزاد ہوں حیواں سے نہ کوثر کی ہے حاجت
جب مجھ کو دیا یار نے لب بادۂ لبریز

نہ شیخ کی حاجت نہ برہمن کی غرض ہے
جب سلسلۂ زلف نے دل کو کیا آویز

Marfat.com

گھنگھٹ نہیں کوئی رُخِ دلدار کو ہرگز
ہیں پردہ فریدؔ آپ میانہ سے تو برخیز

بے دام پھنسایا مجھے صیّاد کو شاباش
بے وجہ کیا خوں مجھے جلّاد کو شاباش

نقاش بنے اس لیے شاید کہ کبھی شبہ
کھینچیں گے اسے مانی و بہزاد کو شاباش

دل کاٹ کے بھی میرا نہ دی رخصتِ تکفین
شاباش تجھے اور تیرے بیداد کو شاباش

Marfat.com

واقف جو ہوا اس کا بنا تارک آباد
ویرانی میری حسرت آباد کو شاباش

نادیدہ صنم کے لیے ہم جان کے برباد
شاباش مجھے اور میرے اُستاد کو شاباش

بھولا ہے فرید آپ کو بھولا نہ کبھی یار
صد بار ہمارے دلِ ناشاد کو شاباش

سوائے حضرتِ انساں نہیں کوئی مظہرِ کامل
اسی سے قربتِ حق کی مجھے ہے ہر زماں حاصل

Marfat.com

یہ مظہر عین ظاہر ہے کہا پیرِ مغاں ہم کو
نہیں مانے گا وہ جو لذتِ وحدت سے ہے غافل

مجھے ہے بُت پرستی حق پرستی لیک اسے یارو
اسی باتوں سے ہے زاہد بہت نادان و لایعقل

نظر میں خلق کے خشکی ہے سب دنیا نہیں ظاہر
وہی آنکھوں میں سب دریا ہے عرق آب اور کیا ساحل

ملک جنّ و بشر سب خاک بوسی اُس کی کرتے ہیں
صنم کی آستاں کا جو ہوا ہے ساجدِ بادل

فریدؔ اس واسطے ہر نیک و بد کا خاک بوساں ہے
کہ اس کا نُور ہے ہر ایک کس کے ذات مول شامل

Marfat.com

آج وہ شب ہے کہ اس شب میں ہے آرام حرام
روز ناکامی ہے اس روز میں ہے کام حرام

جس کے دین اور دل و جاں کو بتوں نے لُوٹ لیا
کس طرح اس پہ نہ ہو کعبے کا احرام حرام

ہوگا جو بادہ پرست اور گھہے خویش پرست
اس کا آغاز ہوئے بد اور سرانجام حرام

زلفِ خوباں کی جسے باندھے ہے دل میں زُنّار
ہو چکا اُس پہ تو یکشاق سے اسلام حرام

جس کو کچھ میل ہو جنّات سے یا حوروں سے
اے فریدؔ اُس کو ہوا عشق دلآرام حرام

Marfat.com

ایسے دردوں میں مبتلا ہیں ہم
گویا عین غم و بلا ہیں ہم

جور اتنا نہ کیجیے ہم پر
اے بتو! بندۂ خدا ہیں ہم

بن گئے ہیں جہاں سے بیگانہ
جب سے اس بُت کے آشنا ہیں ہم

میل زاہد کی سمت کچھ بھی نہیں
لیک رندوں کی خاکِ پا ہیں ہم

دیر و کعبے سے دل نہیں لگتا
یار کے در کے جبہ سا ہیں ہم

Marfat.com

ظاہراً سبز باطناً پُرخوں
گویا کہ خاکِ کربلا ہیں ہم

خواب میں بھی نہیں ہے وصل نصیب
بے نصیبوں کے پیشوا ہیں ہم

جیسے ہیں اس کے ہیں وہی جانے
گرچہ ناچیز و ناسزا ہیں ہم

سربسر عاشقِ خدا ہوں فریدؔ
عشقِ مخلوق سے جدا ہیں ہم

Marfat.com

جمالِ نورِ الٰہی کا جس پہ ہُوا تمام
پری و حور و ملک کیوں نہ ہوویں اُس کے غلام

ہزار سالہ عبادت بتوں نے لوٹی ہے
میری طرف سے دو جا کر یہ واعظوں کو پیام

نماز یہ ہے کہ ہوں پنج وقت ساجدِ بُت
صیّام یہ ہے کہ ہوں صبح و شام ہم لبِ جام

دل اور دین کو بتوں پر تو کر لیا پامال
ولے خدا سے جزا کس طرح بنے انجام

یقین ہے جن کے بے رہبر خرام خوابوں کے
فریدؔ اُن کے لیے راہِ فقر ہے اِک لگام

Marfat.com

نہ غرض کعبے کی ہے مجھ کو نہ احرام سے کام
لیک ہے اُس بُت کا فروش خود کام سے کام

ہم تو صیاد کا رُخ دیکھ قفس میں دہلے
نہ تو کچھ دانے کی طلب تھا نہ دام سے کام

ساجدِ یار ہوں میں دیر و حرم سے آزاد
میل نہ کچھ کفر سے رکھتا ہوں نہ اسلام سے کام

جو کرے اس پہ رضامند ہوں جان و دل سے
کچھ نہ آغاز کی راحت ہے نہ انجام سے کام

بلبل و قمری بھی مشتاق بنے ہیں میرے
جب پڑا ہے مجھے اس سروِ گل اندام سے کام

Marfat.com

فخر یہ ہے کہ ہوں میں فخرِ جہاں کا خادم
اور کچھ ننگ سے مطلب ہے نہیں نام سے کام

نُور اس کا ہے عیاں صورتِ خورشید فرؔید
اس لیے رکھتا ہوں ان سے سحر و شام سے کام

آرام میری جان کو شام و سحر نہیں
جس دن سے میرے پاس وہ آرام بر نہیں

کیا کیا شبِ فراق کی کھولوں اذیتیں
وہ رین ہے کہ جس کی سحر تا حشر نہیں

Marfat.com

آزاد دل سے اپنے یہ نکتہ عجب سُنا
ہے اس کے پاس زر کہ جسے پاس زر نہیں

سودا نہیں ہے جس میں تیرا ہے وہ سر کہاں
اور دل کہاں ہے جس میں تیرا شور و شر نہیں

ہم مومنوں کو جلنا بتوں سے ہے خوف و رنج
کفّار کو خدا سے جہنّم کا ڈر نہیں

مت عرض کر اسی کو فرید اپنی بے کسی
شکوہ عبث ہے اُن کی توجّہ اِدھر نہیں

Marfat.com

اپنے ایمان کی تاثیر لیے پھرتے ہیں
بُت بے پیر کو ہم پیر لیئے پھرتے ہیں

عمر تک ہو چکی پامال رقیبوں کے طفیل
دل لگانے کی یہ تعذیر لیئے پھرتے ہیں

روح یوسف کی میرے طوف میں ہے جسدن سے
دل میں ہم یار کی تصویر لیے پھرتے ہیں

جو سنے دَرد سے مانندِ ولا ازردہ ہو دلا آزردہ
شعر کیا بلکہ یہ اکسیر لیے پھرتے ہیں

دل لگی جیسے اسے کھینچ لیا ہے پل میں
یہ عجب نسخۂ تسخیر لیے پھرتے ہیں

Marfat.com

اپنے صیاد کے دل چاہتی ہے تیروں کو
کیسے ڈھب کا یہی نخچیر لیئے پھرتے ہیں

اے رے سفاک وفا پر میرے نفرین نہ کر
دل و جان دے کے تیرے تیر لیئے پھرتے ہیں

میں ہوں ایک اور یہ خوبانِ جہاں کہ ہیں فرید
سب میرے واسطے زنجیر لیے پھرتے ہیں

الٰہی خاک لالہ زار جا گیر و گلستاں ہوں
کہ سر سے پاؤں تک یا خارِ غم یا داغِ ہجراں ہوں

Marfat.com

تصوّر میں بتوں کے دیر ہے اب کعبۂ دل کا
بتوں میں سیّد الکفار ظاہر میں مسلماں ہوں

اگرچہ فقہ و نحو صرف و منطق میں ہوں علّامہ
مگر مکتب میں اہلِ عشق کے اِک طفلِ ناداں ہوں

کہیں ہوں زینتِ صحرا کہیں ہوں زیب ہاموں کا
کہیں خاشاک کوہستاں کہیں ریگِ بیاباں ہوں

اگرچہ خس سے بھی کم مرتبہ ہوں کوئے جاناں میں
ولے پاؤں میں غیروں کے لیے خارِ مغیلاں ہوں

خیالِ زلف و دندان ولب خوبانِ عالم میں
بیابانِ ختن بحرِ عدن کوہِ بدخشاں ہوں

Marfat.com

نقیب اپنا فغاں ہے چتر سر پر دُود آہوں کا
بگولا شامیانہ کیا قوی سلطانِ حرماں ہوں

نہیں لکھا سیہ نامی میں میرے جز سیہ کاری
فریدا ربد ہوں پر اُمید وارِ لطفِ غفراں ہوں

بندۂ زلف بتوں کا میں دل و جان سے ہوں
لوگ ہیں کفر سے آزاد میں ایمان سے ہوں

داغِ فردوس کا میں داغوں کے بستاں سے ہوں
رشکِ دوزخ کا تپ سینۂ سوزان سے ہوں

Marfat.com

قیس و فرہاد نصیحت کے لیے آتے ہیں
عجب آشفتہ میں وحشت کے بیابان سے ہوں

ابرِ باراں بہاری کی طرح اے یارو
سروپا گریہ اُسے نوگلِ خنداں سے ہوں

کہیں ناسُور کہیں زخم کہیں آبلے ہیں
ہمہ تن باغ میں فیضِ دلِ نالاں سے ہوں

زائرِ کوچۂ جاناں ہوں نہیں جانتا میں
کشورِ ہند سے یا خاکِ خراسان سے ہوں

جتنی سب خلق کو ہے درد سے نفرت واللہ
ہم فریدؔ اتنی پڑے درد کے درمان سے ہوں

Marfat.com

بے پردہ نورِ دوست کا جزوِ کل میں ہے عیاں
غنچے میں گل میں سرو میں سنبل میں ہے عیاں

خالی نہیں ہے نور قدم سے عدم کوئی
جتنا ہے گل میں اتنا بھی بلبل میں ہے عیاں

کوتاہ فکرِ زلف کا کیا کیا کرے بیاں
تفصیل اس کی دورِ تسلسل میں ہے عیاں

واللہ میری آنکھ کرے ہے نظّارہ یار
دیدہ کے رخ اور کفر کی کاکل میں ہے عیاں

سیّد کی طرح عاشق بیدل فریدؔ پر
جلوہ تیرے جمال کا ہر گل میں ہے عیاں

Marfat.com

تیرے سے طرز دیکھے نہ اُلٹی ادا کہیں
آفت کہیں غضب کہیں برق و بلا کہیں

ہیں لوگ اس کے گھر کے گدایانہ وضع میں
حاکم کہیں امیر کہیں بادشاہ کہیں

ساجد میں خاک کوچۂ جاناں کو روز و شب
مرسل کہیں نبی کہیں اور اولیاء کہیں

آوارہ جستجو میں سُراغِ نگار میں
عنقا کہیں ہُما کہیں بادِ صبا کہیں

اللہ رے فرطِ حسن کہ اس کی نگاہِ ناز
جادو کہیں سحر کہیں معجزہ کہیں

Marfat.com

خونِ اشتیاق بوسۂ دوست وہاں میں
سرخی کہیں ہے پان کہیں ہے حنا کہیں

تیرا ستم ہے کافۂ عشّاق کے لیے
شفقت کہیں کرم کہیں مہر و وفا کہیں

دلدادگاں کے حق میں ہے شمشیر جورِ یار
صحت کہیں حیات کہیں خون بہا کہیں

ہیں مست اِک نگاہ سے اس کے فریدؔ وش
زاہد کہیں فقیہہ کہیں پارسا کہیں

Marfat.com

جاناں تجھے ستم گر نہ کہوں تو کیا کہوں
تیری نگاہ کو خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں

جو نورِ لم یزل ہے سبھی تجھ میں ہے عیاں
تجھ کو خدا کا مظہر نہ کہوں تو کیا کہوں

سب اس سے بے قرار ہیں میدانِ درد میں
جلوہ کو تیرے حشر نہ کہوں تو کیا کہوں

گریہ کروں تو خندہ زنی مجھ پہ کرتا ہے
ساجن کے دل کو پتھر نہ کہوں تو کیا کہوں

جو خاک ہو چکے تیرے پاؤں میں اے صنم
اُن کو جہاں کا سرور نہ کہوں تو کیا کہوں

Marfat.com

پابند کر کے غمِ فرقت میں چل گئے
دل کو پتنگ بے پَر نہ کہوں تو کیا کہوں

ہے دل میں یار درد جگر میں تپ فراق
میں آپ کو سمندر نہ کہوں تو کیا کہوں

مشکلکشا فریدؔ نہیں غیر اس کا کوئی
ان مشکلوں میں حیدر نہ کہوں تو کیا کہوں

رو کے گر درد کا بیان کروں
سارے عالم کو پُر فغاں کروں

Marfat.com

حالِ پنہاں گر کروں ظاہر
شور کا دوسرا جہان کروں

میں ہوں اس کا وہ کس کا ہے اے دل
جا کے اس کا بھی امتحان کروں

تیری آنکھوں کا جب خیال آوے
اپنی آنکھوں کو خون فشان کروں

نقد احقر ہے اے فرید نثار
اس پہ گر جان و خانمان کروں

Marfat.com

زندہ ہوں خواہ بے جاں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں
پُرنم ہوں یا کہ سوزاں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

محروم کوئے جاناں مقتول تیرِ ہجراں
محبوس دامِ حرماں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

پرجوشِ نازِ فرقت مجروحِ نوکِ حسرت
سرگشتہ و پریشاں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

سرشار و رند بے دین اندوہ ناک غمگین
زار و نزار حیراں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

سلطانِ ملکِ غربت شاہِ دیارِ کربت
خار خلیدہ در جاں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

Marfat.com

روپوشِ دو جہاں سے آزاد خانماں ہے
نظارہ روئے خوباں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

ساجد بتوں کی رو کا مشتاق ان کی خُو کا
سر دفترِ محبّاں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

آفت رسیدہ دردل گم گشتہ پائے در گِل
مایوس کردہ دوراں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

سیار دشت وحشت سیاح بومِ حیرت
آوارۂ بیاباں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

کہتا ہے فخرِ عالم وہ ہے فرید ہردم
جگ میں عیاں و پنہاں جو کچھ کہ ہوں سو میں ہوں

Marfat.com

شاغل ہوا نگار رقیبوں کے پیار میں
موسم خزاں کے آ گئے فصلِ بہار میں

سو نوک ناز دیکھتا ہوں خار خار میں
کیا عیش ہوں گے جاؤں اگر لالہ زار میں

سادہ روش ہے جس نے لیا لوٹ دین و دل
ہیہات جب وہ آئیں گے طرحِ سنگار میں

ہے جس کے دل میں آتش اس گلعذار کی
جنت ہو جاوے جاوے جو دوزخ کی نار میں

کس طرح وہ بچے جو پڑے اس کے پیچ میں
سو سو بلا ہے زلف کے ہر تار تار میں

Marfat.com

بھاگا قرار اہلِ قرار اُس کی آہ سے
تاثیر کیا عیاں ہے تیرے بے قرار میں

عیاشِ وقت چومے مرے پا تو ہے بجا
راحت نہاں ہے جتنی میرے اضطرار میں

ماتم میں اس کے کیونکہ نہ ہو چشمِ اشک بار
آتش کدہ ہے جس کے دلِ زار زار میں

جو ہے مجھے رقیب کو ہو جو اُسے مجھے
دل چاہتا ہے لیک نہیں اختیار میں

جان و جگر سر و تن ایمان و دین و دل
تیرے قدم پہ وارتا ہوں وار وار میں

Marfat.com

دیوانہ دل کو اپنے کیا کیا کہوں فریدؔ
ہے اس کا کار جو کہ نہیں اس کے کار میں

صنم جیسا اگر کوئی دگر ہووے تو میں جانوں
ملک یا حور یا جنّ و بشر ہووے تو میں جانوں

میری اے آہ تجھ پر درد دکھاتا ہے سبھی عالم
و لے اس سنگدل کو کچھ اثر ہووے تو میں جانوں

کبھی خوں ہو کے بہتا ہے کبھی اخگر ہو جلتا ہے
میرے جیسا اگر کس کا جگر ہووے تو میں جانوں

Marfat.com

نہیں ہرگز رجا اس گریہ بے پایاں پہ کچھ ہم کو
مگر نخلِ محبّت کو ثمر ہووے تو میں جانوں

دُخاں ہو یا چکر ہو یا بھنور ہو یا بگُولا ہو
فرؔید ایسا کوئی زیر و زبر ہووے تو میں جانوں

عاشقِ روئے خدا ہوں غیر سے مطلب نہیں
سالکِ راہِ ہدیٰ ہوں غیر سے مطلب نہیں

ایک داں ہوں ایک خواں ہوں ایک جُو ہوں یک گو
سب میں اس کو دیکھتا ہوں غیر سے مطلب نہیں

Marfat.com

زہد سے تقویٰ سے دیں سے دُور رہتا ہوں ولے
طالبِ فقر و فنا ہوں غیر سے مطلب نہیں

طوف کرتا ہوں میں اپنے کعبۂ دل کو مدام
اپنا خود عابد ہوا ہوں غیر سے مطلب نہیں

ماہ رویاں کے نہیں اک ذرّہ دل میں مہر کچھ
آپ اپنا مبتلا ہوں غیر سے مطلب نہیں

رندی و مستی پہ ابرِ رحمت و اکرام ہوں
زہد پر برق بلا ہوں غیر سے مطلب نہیں

گرچہ شاہِ کشورِ کونین ہو لیکن فریدؔ
فخرِ عالم کا گدا ہوں غیر سے مطلب نہیں

Marfat.com

فخرِ جہاں کا نور ہر اشیاء میں ہے عیاں
بر ماوشں اور آدم و حوّا میں ہے عیاں

دوزخ میں پُلصراط میں شُعلے میں نار میں
حور و قصور و جنّت ماویٰ میں ہے عیاں

کعبے میں مسجدوں میں، گنشتوں میں دیر میں
مومن میں مشرکوں میں نصاریٰ میں ہے عیاں

کوہِ طُور اور وادیٔ ایمن کے نُور میں
موسیٰ میں مار میں یدِ بیضا میں ہے عیاں

غنچے میں گُل میں سرو میں لالہ میں داغ میں
سنبل میں اور نرگس شہلا میں ہے عیاں

Marfat.com

ڈھولک میں سر میں تال میں تانوں میں راگ میں
خوبانِ ماہ رُخ قدِ طوبےٰ میں ہے عیاں

مت بات کر فریدؔ کہ یہ شرک ہے خفی
حاصل کلام کہہ کہ سبھی جا میں ہے عیاں

کس کا دردوں سے تیری جیب جگر چاک نہیں
کس کو ہجراں میں ترے موت سا تاباک نہیں

یار پوچھے تجھے گر بادِ صبا کہہ دینا
دشت وحشت سے سوا اس کی تو املاک نہیں

Marfat.com

عشق کا ورد ہے واللہ سبھی لذات کا لب
شاد کب ہووے جو وہ عشق کا غمناک نہیں

عشق میں گرچہ خطا ہووے عطا ہوتے ہیں
اس میں ناپاک ہو یا پاک ہو ناپاک نہیں

کس طرح پائے گا وہ منزلِ مقصود فریدؔ
جو تگ و پو کا اسی رستے میں چالاک نہیں

کس طرح ترک اس بُت ماہِ لقا کروں
کچھ بس نہیں ہے میرے ایسے دل کو کیا کروں

Marfat.com

دو چند اس سے ہوتا ہے جو راس کا بیشتر
صد بار جان و دل سے اگر ہم وفا کروں

شاید کہ اس کے کوچہ سے بھولوں حرم کی پاس
میں اپنے دل کو طائرِ قبلہ نما کروں

یہ پوجنا بتوں کا مجھے حق ہے زاہدا
جب بُت سے ہم نظارہ جمالِ خدا کروں

لائق سگانِ کوچۂ دلدار بھی نہیں
گر جاں کو دل کو سر کو بدن کو فدا کروں

سر کاٹ کے فرید کا دیتا نہیں وصال
آپ اپنا خوں بہا کے رقم بر ہوا کروں

Marfat.com

وہ کون ہے کہ قتل تیرے عشق کا نہیں
وہ کون ہے کہ پا پہ تیری جاں فدا نہیں

وہ کون خوبرو ہے کہ تیرا نہیں غلام
وہ کون سا ہے شہ کہ تیرا خاکِ پا نہیں

زاہد ہو خواہ رند ہو ہوشیار خواہ مست
وہ کون ہے کہ زلف میں تیری پھنسا نہیں

بُت خانے میں کنشت میں کعبے میں دیر میں
دلدار کے سوا تو کوئی رونما نہیں

واللہ میری آنکھ خدابین کی نظر میں
کوئی نہیں ہے بُت کہ وہ عین خدا نہیں

Marfat.com

میں اس کا ہوں قبول کرے یا نہ اے فریدؔ
دنیا میں میرا کوئی اس کے سوا نہیں

ہر لحظہ تیرے حسن کے سامان پہ قربان
اے جان میری جان ہے تیری جان پہ قربان

عذرا ہے تیرے عارضِ تابان پہ قربان
لیلیٰ ہے تیری زُلفِ پریشان پہ قربان

شیریں ہے تیرے لب نمک افشان پہ قربان
یُوسف ہے تری چاہِ زنخدان پہ قربان

Marfat.com

جس کفر میں زلفوں کے تیری دیں کیا برباد
مومن ہیں ہزار ایسے بے ایمان پہ قربان

اے دل نہ کر اندیشہ کہ خوبانِ جہان بھی
تجھ سے ہے سگِ کوچۂ جانان پہ قربان

دیوانہ تیرا شاہی بھی اسکندر و جم کی
کرتا ہے غبار اپنے بیابان پہ قربان

کس ناسخِ خوباں کے ہیں سودا سے یہ اشعار
ہے ناسخ و سودا میرے دیوان پہ قربان

جس کا غمِ الفت سے ہوا جیب و جگر چاک
زیبا ہے فرید اس تنِ عریان پہ قربان

Marfat.com

بھولا نہ قبر میں بھی الطافِ یار کو
اس سے خوشی نصیب ہے سنگِ مزار کو

کھینچ آیا ہے مزار پہ اس شہ سوار کو
تاثیرِ جذب کتنی ہے اپنے غبار کو

گلزار کو فنا ہے اسے کچھ خزاں نہیں
صد آفرین ہے دل کے مرے خار خار کو

وصلِ نگار و نوبتِ فصلِ بہار ہے
مژدہ ہو مے فروش کو اور بادہ خوار کو

دردوں کا گر شمار کروں روزِ حشر میں
لرزہ پڑے گا خوف سے روزِ شمار کو

Marfat.com

ہر تارِ رگ ہے رازِ حقیقت کا ہے سرود
کیا انتظار وار کے ہے جسمِ زار کو

جل جاتا آگ رشک سے ناسخ بھی اے فریدؔ
سنتا کسی سے تیرے جو شعرِ آب دار کو

جتنا ہے فصل کوہِ ہمالہ سے بال کو
اتنا ہے فرق بال سے میرے ہزال کو

ہے روزِ غم قریب ارے دل زوال کو
دانا زوال جانتے ہیں ہر کمال کو

اس ابروئے کماں کی نگاہ کا لگا ہے تیر
کیا خم پڑا ہے دیکھو فلک کو ہلال کو

Marfat.com

اے دل تصور ان کا ہے ان کی جا بجا
گر خور نہیں ہے ماہ ہے کافی ہلال کو

جس جا نہیں ہو رقیب بھی ہم محفل اے فرید
بد جانتے ہیں ہجر سے ایسے وصال کو

جلایا ہم نے جب غم سے نکالا آہِ سوزاں کو
شجر کو شمع کو خورشید کو برق درخشاں کو

یقیناً کفر ہے گر دیں تیرے کوچے سے ہم نسبت
حریمِ کعبہ کو عرش بریں کو باغِ رضواں کو

Marfat.com

کیا غارت اسی نے دے مجھے جولان غمزہ کا
متاعِ زہد کو تقویٰ کو دیں کو دل کو ایماں کو

تری قامت نے ڈالا رشک سے خجلت میں اے جاناں
الف کو نخل کو شمشاد کو سروِ گلستاں کو

تیرے لب داغ جیسے نے کیا نہ چیز ہے جگ میں
مئے کو لعل کو یاقوت کو کوثر کو حیواں کو

حنا کے رنگ ناری نے کیا آتش پرست اپنا
یدِ بیضا کو شمعِ طور کو خورشیدِ تاباں کو

فرید اس کا نہ ہو گر جلوہ ہم واللہ نہ دیکھیں گے
پری کو حور کو غلمان کو رخسارِ خوباں کو

Marfat.com

وصال دوست جی چاہیں من دے ما گزرتا رہو
خیالِ صورتِ دلدار کو من میں ملکا تا رہو

پکڑ کے درد کا جھاڑو اٹھادے گردِ غیریت
تصوّر باندھ کر سب صورتوں میں اک تڑپاتا رہو

فراغت پا کے سب اغراض دنیادی و دینی سے
صنم کے غم کے بوٹے وادئ دل میں جماتا رہو

غلامِ دردمنداں خاکپائے عاشقاں ہو جا
خراباتِ محبت میں تمامی وقت جاتا رہو

اُٹھا کر خود پرستی نیک و بد کی خاکبوسی کر
ریا و ننگ کی ناموس آتش میں جلاتا رہو

Marfat.com

جو فرمائے تجھے پیرِ مغاں اس کو بجا سمجھیں
جو پلوائے تو پیتا رہ جو کھلوائے تو کھاتا رہو

سراپا بات اور الحان ہو کے ساز کی صورت
جہاں کو وصف اس کے جتنے ہیں ہر دم سناتا رہو

جماعت کہتی ہے جو عمل صالح تجھ سے سرزد ہو
ہمیشہ چشم و گوش اغیار سے اس کو چھپاتا رہو

ولے کہتا ہوں جب میں غیر جاناں کا نہیں کوئی
اگر صالح و گر بد ہو دکھاتا رہ بناتا رہو

نہ پائیں گے مقید سے سوا اس ذات مطلق کو
بتوں کے آستاں کو اپنی سجدہ گاہ بناتا رہو

Marfat.com

فریدؔ اُس کو جو چاہے صورتِ خوباں میں دیکھا کر
یہی تصدیق کر کے اور خواہش کو بہلاتا رہو

نہیں ہے تیرا ثانی دو جہاں جگ میں کوئی جانانہ
تو شمعِ نورِ حق ہے علوی و سفلی میں پروانہ

صنم کے شمع کے رخسارے کو جب دیکھا ہوا ہوں میں
وہ پروانہ کہ شمعِ طور کی ہے مجھ کو پروانہ

بہشت و کعبہ و عرش بریں سب بھول جاتے ہیں
مجھے جب یاد آتا ہے اسی بدمست کا خانہ

Marfat.com

بجاں تائب ہو جاتے عشق سے فرہاد اور مجنوں
جو سنتے دور ہیں اپنے میرے دردوں کا افسانہ

نہ مئے کی ہے ضرورت اور نہ کوثر سے ہے کچھ حاجت
دیا فخر جہاں حضرت نے جب سے بھر کے پیمانہ

بہار آئی ہے مجھ کو اپنے لب کی کامیابی دے
ارے ساقی نہ دے بھر بادۂ گلگوں سے پیمانہ

اگر محروم ہوتا عشق جاناں سے یہ دل میرا
عبث تھا اے فرید اس عالم ایجاد میں آنا

Marfat.com

وہ یار جلوہ گر ہے اِدھر کو اُدھر کو بھی
جس پر مری نظر ہے اِدھر کو اُدھر کو بھی

کتنے ہیں شعلہ زن یہاں کتنے ہیں اشکبار
کیا درد کا اثر ہے اِدھر کو اُدھر کو بھی

جتنا نیاز ہے یہاں اتنا وہاں ہے ناز
یہ عشق کا ثمر ہے اِدھر کو اُدھر کو بھی

اس بے مثال حسن کی تاثیر دیکھیو
در پردہ پردہ در ہے اِدھر کو اُدھر کو بھی

ہر مہوشوں میں کھینچتا جو ہے دل فرید کا
اس واسطے گزر ہے اِدھر کو اُدھر کو بھی

Marfat.com

ہے جس کے دل میں مرضِ عشق جا کی
نہیں اُس کو تو کچھ حاجت دوا کی

زمانے میں نہ دیکھا غیر ماتم
مری دل ہے مشابہ کربلا کی

نہ دیکھی ایسی لذت عُمر بھر میں
جو لذت پائی ہے اپنے فنا کی

نہیں زاہد کے عند اللہ واللہ
جو غیرت ہے بتوں کے آشنا کی

غضب اُس کے رحمت جانتا ہوں
مجھے ہے اس لیئے رحمت خدا کی

Marfat.com

تو بے ساماں ہے غارت اہلِ ساماں
تجھے حاجت نہیں ناز و ادا کی

فریدؔ ایسا ہے کعبہ ملتجی بھی
اڑائے سر پہ اس کے خاکِ پا کی

ہم کو پسند یار کی بانکی ادا لگی
دل میں لگی جگر میں لگی جان پہ لگی

وہ کس طرح سے پائے مزہ زندگانی کا
جس کو ازل سے عشق کی دل میں بلا لگی

Marfat.com

تیری نگاہ جس کو لگی مر چکا وُہی
سچ ہے وہ کب بچے جسے تیغِ ادا لگی

آنکھوں سے خون ہو کے جگر میرا بہہ گیا
یوں لعل لب پہ پان کی سُرخی کچھ آ لگی

نیرنگِ دہر کا تو پروردہ ہوں فریدؔ
سب کو خوشی یہ ہے مجھے نوکِ جفا لگی

مجھ کو ہے نوکِ جورِ ستمگر لگی ہوئی
خنجر ہے جاں پہ تیغ ہے دل پر لگی ہوئی

Marfat.com

جس دن سے تیرے کوچے میں سویا ہوں خاک پر
میرے لیے ہے عرش پر بستر لگی ہوئی

شایان ہے شامیانۂ غم قبر پر مری
لیکن ہو جس کو درد کی جھالر لگی ہوئی

جلتا ہوں نارِ عشق میں مرتا نہیں ہوں میں
گویا ہے تن پہ حرمِ سمندر لگی ہوئی

تیری سبھوں کی یاد پہ اے رونقِ بہار
ہے دل کو بطش بادۂ احمر لگی ہوئی

بنتے ہیں گرد و باد بھی اس کے غبار سے
جس کو ہے تیرے رقص کی ٹھوکر لگی ہوئی

Marfat.com

تنہا فریدؔ کو نہیں رُوح الامین کو بھی
ہے خاک تیرے پاؤں کی منہ پر لگی ہوئی

○

یاد آتا ہے حرم میں کلیسا کبھی کبھی
جاتی ہے دل سے الفتِ کعبہ کبھی کبھی

میلان دل کو کفر کا کیونکر نہ فرض ہو
ہے سر میں میرے زلف کا سودا کبھی کبھی

مشتاق تیرے عاشق و معشوق دونوں ہیں
یوسف کبھی کبھی تو زلیخا کبھی کبھی

میلان دل کو کفر کا کیونکر نہ فرض ہو
اکثر ہے یاس لیک تمنّا کبھی کبھی

Marfat.com

مانع نہیں ہوں غیروں سے تجھ کو وے صنم
میری طرف بھی چشم کا گوشہ کبھی کبھی

شاید کہ میرے طوف میں ہے روح قیس کا
پھرتا ہے میرے گرد بگولا کبھی کبھی

تا تجھ پہ جاں فدا کرے میرے طفیل سے
آتا ہے میرے گھر میں مسیحا کبھی کبھی

سودائیوں کو باغِ ارم سے بھی ہے لذیذ
جس دشت میں ہے جنوں کا ہے چرچا کبھی کبھی

آرام عمر میں اُسے ممکن ہے کب فرید
جس کے ہے دل میں عشق کا کھٹکا کبھی کبھی

Marfat.com

ایسے محیط ہم پہ کرامت بتوں کی ہے
مسجد میں نیز مجھ کو زیارت بتوں کی ہے

وہ دل کہ جس کو خانۂ حق کہتی ہے خلق
روزِ ازل سے ہو چکی غارت بتوں کی ہے

آئے گی ایک بار قیامت سُنا یہ تھا
اب رات دن میں مجھ پہ قیامت بتوں کی ہے

کعبے سے ان کے کوچے کو ہمسر کہوں اگر
واللہ اس میں بہت حقارت بتوں کی ہے

غیر خدا کو جا نہیں دیتی ہے دل میری
ہمدم اُسی کی جیسے ہدایت بتوں کی ہے

Marfat.com

بے ربط ان کے حق نہیں آتا مجھے نظر
میثاق سے اسی لیے رغبت بتوں کی ہے

احمد کا میم جانتا ہوں زلف کو فریدؔ
اللہ کا الف مجھے قامت بتوں کی ہے

افسوس کھا کے یار سے تیرِ جفا چلے
بے وجہ نام آتشِ غم میں جلا چلے

کیا خوار و زار ہو گیا میں کوئے عشق میں
اس پر علاوہ خلق کو سر پر بٹھا چلے

Marfat.com

بہرِ کرم وہ آئے مگر یوں ستم شعار
لاشے مرے کو خاک میں خوں میں رُلا چلے

نہ یار سے ہے شکوہ نہ اغیار سے غرض
قسمت میں جو رقم تھا بالآخر وہ پا چلے

آوارہ اِک جنوں کے جنگل کا ہوں فریدؔ
جس جا میں آئے اُس سے مثالِ صبا چلے

اس روئے بے مثال پہ کیا شمعِ نور ہے
پروانہ جس کا جاں سے ہوا نورِ طور ہے

Marfat.com

ہے میرے دل میں جان میں ہر آن متّصل
آنکھوں میں میری گرچہ وہ سو کوس دُور ہے

غیروں کے مارے ہجر کو کرتا ہوں میں قبول
بتلاؤ عاشقوں میں سے کوئی ایسا غیور ہے

ایک اور طور کا ہوں جہاں میں بنا ہوا
جو دیکھتا ہے مجھ کو وہ ہوتا نفور ہے

بے درد ہو جہاں میں یا دردمند ہو
ملتا ہے جو کہ مجھ کو وہ روتا ضرور ہے

جور و جفا کے حد سے یہ کچھ اور ہے فریدؔ
جو دل ہے تیرے سوز سے رشکِ تنور ہے

Marfat.com

اپنی محفل سے اُٹھا نہ یار اپنے ہاتھ سے
کر نہ اس شوریدہ سر کو خوار اپنے ہاتھ سے

تیرے ابرو کے تصوّر میں شبِ فرقت میں ہم
اپنی گردن پر رکھی تلوار اپنے ہاتھ سے

ہائے کیا رسم ستم ہے ہائے کیا طرزِ جفا
اپنا کر کے پھر دیا آزار اپنے ہاتھ سے

آفریں اے پنجۂ دستِ جنوں سر پر مرے
دی ہے داغوں کی کیا دستار اپنے ہاتھ سے

ہم کہوں یار رشک اعجازِ مسیحا جو کہ دے
اپنے بیماروں کو وہ خونخوار اپنے ہاتھ سے

Marfat.com

دولتِ دیوانگی اور برکتِ سودائے عشق
کر دیا اک جیب سَو سَو تار اپنے ہاتھ سے

ہے ہجومِ داغِ عصیاں پر فرید امید ہے
دھوئے گا لُطفِ خدا ایک بار اپنے ہاتھ سے

بہار آئی ، کہو صیاد کو حکمِ فغاں دیوے
میرے ہاتھوں میں اب بہر خدا میری عناں دیوے

نہ گُل نہ لالہ نہ ریحاں نہ نسریں چاہتا ہوں میں
مگر رخصت مجھے ایک بار طرفِ آشیاں دیوے

Marfat.com

نہ ہے خواہش بہشتوں کی نہ ہے اغراض دوزخ سے
جہاں اپنا لقاء دیوے وہاں مجھ کو مکاں دیوے

جو چاہے قتل کر لیوے جو چاہے آگ میں ڈالے
ولے ہر طور میں ایام فرقت سے اماں دیوے

گماں موت ہوتا ہے غلط اس پر تجھے اے دل
فریدؔ آسا جو کوئی عشق کے مسلخ میں جاں دیوے

بوسۂ لب سے میرا عشق سِوا کرتا ہے
نشہ شیرینی سے دُوچند ہوا کرتا ہے

Marfat.com

جس کی وسعت سے زمین اور سما ہیں عاری
دیکھو کس طرح مرے دل میں سما کرتا ہے

گو نہیں یار رقیبوں کو مبارک ہووے
پر خیال اُن کا تو آنکھوں میں پھرا کرتا ہے

دن کو گر ہم سے بری رہتا ہے لیکن یارو
رات بھر خواب میں اس جا پہ سما کرتا ہے

پان آلودۂ دندان کا نظارہ بہ پار
مجھ پہ کیا برق بلا سیل فنا کرتا ہے

وہ مسیحا ہیں کہ عیسٰی بھی فلک سے ہر روز
نقشِ پا تیرے کو سو سجدہ کیا کرتا ہے

Marfat.com

ہائے نخچیرِ قضا اِس کا بنایا ہے ہمیں
جس کا اک تیر دو صد کا اقتضاء کرتا ہے

کتنی آنکھوں سے ہے خون کتنے لبوں سے زندہ
نام بُت کا ہے و لے کارِ خدا کرتا ہے

سب ہیں بربادِ جفا اے نگۂ سرکش یار
اک اجل تیری ہے دوری میں جیا کرتا ہے

صوفی مصروف سب ہیں حُسن پرستی میں فرید
کیوں جہاں اِک انگشت نما کرتا ہے

Marfat.com

پیرِ مغاں کے فیض سے بیگانہ بن گئے
کعبے سے یعنی ساجدِ بت خانہ بن گئے

رو رہا ہوں ذوقِ خندۂ جاناں کی یاد پر
قطراتِ اشک کے سبھی دردانہ بن گئے

اے گلعذار اک شمعِ رخسار دیکھ کر
بلبل بنے کوئی، کوئی پروانہ بن گئے

کیا پوچھتے ہو ہم سے تو احوالِ ابتداء
جیسے تھے اب تو مضحکِ طفلانہ بن گئے

دیوانگی سے عشق سے آوارگی سے ہم
پیر و جوان و طفل کے افسانہ بن گئے

Marfat.com

مدت تک اس کے ہجر میں سرگشتہ ہو رہا
غیریت اب اُٹھا دی تو جانانہ بن گئے

بینا بجائے خود کے نہ دیکھا ہے ہئے کو بھی
ہم تو بتوں کے ذکر پہ مستانہ بن گئے

لوگوں کو خانماں مبارک ہو اے فرید
سودا کی ہم طفیل سے بیخانہ بن گئے

تجھے ہم بیقراروں کی خبر ہووے تو کیا ہووے
ہماری بے نصیبی پر نظر ہووے تو کیا ہووے

Marfat.com

اگرچہ عمر بھر میں پائمال دشمنوں کا ہوں
ولے ایک دن رقیبوں پر ظفر ہووے تو کیا ہووے

اسی خورشید رُو کے نور کے فیضان سے یارو
شب تیرہ میری رشکِ سحر ہووے تو کیا ہووے

بصد زاری خدا سے روز و شب میں چاہتا ہوں میں
کہ ہجرِ یار کے بدلے سقر ہووے تو کیا ہووے

یہ بیتابی یہ بے خوابی یہ بے چینی کہ ہے مجھ پر
اسی حالت میں دلبر کا گذر ہووے تو کیا ہووے

نہیں ہے آرزو واللہ جنت کی مجھے لیکن
مزار اپنی بتوں کی راہ پر ہووے تو کیا ہووے

Marfat.com

فریدا ایسے جفا جو کو کہ ہے سفاک ہر ساعت
اگر اک آن محشر سے عذر ہووے تو کیا ہووے

تصوّر بتوں کا جب آیا ہمیں
رہِ دین کا سب بھلایا ہمیں

قیامت نمونہ ہے جو میرے دل
مچا شور و غوغا دکھایا ہمیں

میں سنتا تھا دوزخ ہے کافر کی جا
یہ کیا ہے کہ کافر جلایا ہمیں

Marfat.com

میں مر جاؤں اُس بُت کے پاؤں کے بیچ
یہی آرزو ہے خُدایا ہمیں

شب و روز یہ چاہتا ہے فریدؔ
رہے یار کا سر پہ سایہ ہمیں

جو جمال حضرت دلدار پہ مفتون ہے
خاک اس کے پاؤں کی فرہاد اور مجنون ہے

عاقبت وہ کعبۂ مقصود سے ہو شرفیاب
زاد جس کا راہِ الفت میں جگر کا خون ہے

Marfat.com

معجزاتِ عیسوی ہیں اُن کے آگے عین عجز
جن کو اک بوسہ دیا تیرے لبِ میگون ہے

چشم ہو ابرو ہو خال و خط ہو رُخ ہو زلف ہو
اپنی اپنی جا پہ سب مطبوع ہے موزون ہے

دیکھ کے تیرا سخن کہتا ہے عالم اے فرید
سحر ہے جادو ہے یا اعجاز کا مضمون ہے

جب مجھے یاد دلآرام کا گھر آتا ہے
جنّت آنکھوں میں جہنّم سے بتر آتا ہے

Marfat.com

فخر کے فقر کو دیکھا ہے میں جب سے یارو
فقر اوروں کا مجھے فخر نظر آتا ہے

لائقِ دیدِ رُخِ حضرت دلبر کا ہے وہ
بُت پرستی میں جسے خوب ہنر آتا ہے

غیر کے وہم کو یک بار جلا دیتا ہے
آتشِ عشق کا جب دل میں شرر آتا ہے

صبح کو ماہِ رُخ آغوش سے جب آتا ہے
روز آتا ہے ولے روز حشر آتا ہے

نظم سنجی کا تیرا دیکھ کے اعجاز فریدؔ
آفریں کے لیے دہلی سے ظفرؔ آتا ہے

Marfat.com

جو کہ دلدار کے کوچے میں قدم پاتا ہے
کچھ جنوں میں بھی مزہ اس کو نہیں آتا ہے

اس کو کیا اطعمہ اور اشربہ سے لذّت ہو
جو کہ درد و غم و حسرت کی غذا کھاتا ہے

رند سرشار ہو یا زاہد ہشیار بھی ہو
مطربِ عشق ہی سب تیری ثنا گاتا ہے

کیا ہے خلقت مری اے یار کچھ انصاف کرو
آہ و نالے سے سوا اور نہیں بھاتا ہے

ایسے جینے سے مجھے موت ہے درکار فریدؔ
کر کے تنہا مجھے دلدار چلا جاتا ہے

Marfat.com

ہر رنگ میں ظہور ہے بے رنگ یار کا
پرتو ہے گر خزاں میں کہ جلوہ بہار کا

جب ہر مکاں میں خانہ ہے اس گلعذار کا
اے دل سبب بتاؤ مجھے اضطرار کا

ہستی ہے وہ کہ نیست اور ہست ساز ہے
کیا اعتبار ہستی ناپائیدار کا

تنہا نہ مجھے یار کے انداز نے مارا
کچھ زلف نے کچھ چشم فسوں ساز نے مارا

Marfat.com

اور ان کے لیئے قوّت رُوحِ جان
پر مجھ کو مسیحا تیرے اعجاز نے مارا

ظلمت میں شبِ ہجر کی اے مرغِ سحر خیز
اپنی مجھے آہ اور تیری آواز نے مارا

غضب اس کے کو رحمت جانتا ہوں
مجھے ہے اس لیئے رحمت خدا کی

تو بے ساماں ہے غارت اہلِ ساماں
تجھے حاجت نہیں ناز و ادا کی

فریدؔ ایسا ہے کعبہ ملتجی بھی
اڑائے سر پہ اس کے خاک پا کی

Marfat.com

جیسے شاہِ عشق نے دل کو کیا تسخیر ہے
دشت و صحرائے جنوں مجھ کو دیا جاگیر ہے

سنگدل جیسا ہو میرے روبرو ہوتا ہے موم
یہ میری صورت میں حضرت عشق کی تاثیر ہے

میں ہوں شاہ اور ملک غم ہے خونِ دل میری شراب
خارِ حسرت باغ ویرانہ میری تعمیر ہے

جور اتنے کا سبب مجھ کو فرما دیجئے
غیر دل دینے سے مجھ کو اور کیا تقصیر ہے

رشک صد دانا ہے حسرت لاکھ آزادوں کی ہے
جو کسی دیوانہ دل کو زلف کی زنجیر ہے

Marfat.com

یسم سے مطلب نہیں زر کی نہیں خواہش کبھو
خاک اس کے کوچہ کی میرے لیے اکسیر ہے

کیا ہو کچھ حاجت اسے شیخ و برہمن کی فریدؔ
جس کا خود پیرِ طریقت وہ بُتِ بے پیر ہے

جس کے ہیں دل میں تیری عشرت حسرت کے مزے
اس کو ہے عین مصیبت سبھی عشرت کے مزے

انس سے درد کے ساتھ ایسی ہے لذّت پیدا
نارِ دوزخ میں ہیں مجھ کو گلِ جنّت کے مزے

Marfat.com

حور و پریوں پہ کہاں آئے طبیعت اپنی
جو جو آتے ہیں سگِ یار سے الفت کے مزے

اپنے نمکیں کی قسم تلخ ہو شیریں اس کو
دیکھے فرہاد گر اس کان ملاحت کے مزے

سیر بستاں سے باسباب طرب موسمِ ابر
آئیں کیا جیسے ہیں مژگاں کی شدت کے مزے

رشک میرے سے نہ کیوں کر ہو مسیحا مجروح
ہیں جگر میں ترے تیروں کے جراحت کے مزے

جتنا برباد کرے وہ ستم ایجاد فرید
اس سے دو چند مجھے آتے ہیں راحت کے مزے

Marfat.com

حقیقت مجھ کو رُخ صورت مجازی میں دکھایا ہے
بتوں کے ناز و نخرے میں خدا کا نور پایا ہے

قباحت کو ملاحت کر دکھیو کر دیکھو ملاحت ہے
سمجھ کر جہات پاؤ یار ہر ہر میں سمایا ہے

ہدایت میں محبت تھی نماز و روزہ، حج کی
ولے اب تو بتوں کے پاؤں کو کعبہ بنایا ہے

جسے غائب سمجھتی ہے سبھی مخلوق اے یارو
اُسی غائب نے میرے دل کو سب جا حاضر بھلایا ہے

تم اپنی چشم دل سے سوچ کر دیکھو ارے لوگو
کہ ہر ہر جا میں میرے یار نے ڈیرہ جمایا ہے

Marfat.com

کہیں ہم بسترِ عیش و طرب خُوبوں کی صورت میں
کہیں آوارہ بن کر دشت میں گردہ اڑایا ہے

کہیں بستاں میں گُل ہے سرو و سنبل ہے نرگس ہے
کہیں ویران غار و خس سے رُوپ اپنا دکھایا ہے

تعالیٰ اللہ دکھا کر رُو، لباسِ فخرِ عالم میں
فریدِ آزاد دل کو زرِ خرید اپنا بنایا ہے

خدنگ ناز خوباں کا جگر میرا نشانہ ہے
شہیدِ عشق ہوں تربت پہ کعبہ شامیانہ ہے

Marfat.com

دعائے گیسوئے خمدار کیوں واجب نہ ہو مجھ پر
تیری زلفوں میں میرے مرغِ دل کا آشیانہ ہے

فقط اک میں نہیں تنہا ہوں اس کے جور سے شاکی
بلائے عشق کا مارا ہوا سارا زمانہ ہے

یہ چشم مست ہے یا تیر ہے ہم بے گناہوں کو
وہ زلف دلرُبا ہے یا ہمارا جیل خانہ ہے

سخن مجھ سے خلافِ عقل واقع ہو تو جانے دو
یہ چرچا عاشقانہ ہے نہ بحث عاقلانہ ہے

ارے حارص عبث ہے حرص اس دنیائے فانی کا
فنا جس کو نہیں ہے وہ توکل کا خزانہ ہے

Marfat.com

میں وہ معشوق ہوں ادبار کا ہے سرمہ آنکھوں میں
میری زلفوں میں اپنی حور کے ہاتھوں کا شانہ ہے

جوان و پیر طفلوں کی زباں پہ یہ ترانہ ہے
فرید اب عرش تک سب تیرے دردوں کا فسانہ ہے

خونِ جوش میں ہے نشتر فساد نہیں ہے
سر منتظر قطع ہے جلّاد نہیں ہے

ہم کہتے ہیں فرہاد میں شیریں نہیں کوئی
وہ کہتے ہیں شیریں تو ہے فرہاد نہیں ہے

Marfat.com

کچھ حشر سے ڈر دور ہیں تیرے اے جفا کیش
عاشق سبھی ناشاد ہیں کوئی شاد نہیں ہے

اے سنگدلا دستِ نظم سے تو تمھارے
ہے مملکتِ دل، کہ وہ برباد نہیں ہے

بیداد گرا جور پہ کچھ رحم بھی ہووے
یہ پارہ دل پارۂ فرہاد نہیں ہے

ہے شرک مرے مذہب شوریدہ میں اے دل
نظارے ہیں بُت کے جو خدا یاد نہیں ہے

جان و دل سر بکف آئے ہیں فرید آج
افسوس صد افسوس کہ صیّاد نہیں ہے

Marfat.com

حالات دل کے جفا سے بگڑ گئے
یہ مخزن بلا تو بلا سے بگڑ گئے

وہ سادہ بُت کہ جیسے نہ تھا اُن کا کوئی مول
اُن کے مزاج ناز و ادا سے بگڑ گئے

کرتے تھے جو بھی منع نہ کرتا اُن کو میں
میری مُراد میرے حیا سے بگڑ گئے

رہتی تھی مجھ کو شادی باغِ وصال کی
آخر وہی خزاں کی بقا سے بگڑ گئے

غم کھانے کا اگرچہ مجھے اشتہا بھی تھا
القصہ طبع فرطِ غذا سے بگڑ گئے

Marfat.com

میری خوشی نہ بگڑی کسی طرح ویسے جب
پیکِ صہبا کے اہلِ سبا سے بگڑ گئے

معکوس وضع دہر کی دیکھو فریدؔ اَب
شفقت یہ ہے کہ میری وفا سے بگڑ گئے

دیر میں قربت کا فروش خود کام آوے
بُت پرستی کے لیے کعبہ سے اسلام آوے

خضر حسرت سے میری ایسا کہ کب زندہ نہ ہو
گر جفا جو سے مجھے قتل کا پیغام آوے

Marfat.com

چھوڑ عیسیٰ کو نصاریٰ سبھی ساجد ہوں میرے
گر مجھے یار کے دشناموں کا انجام آوے

رنگ روئے سے بنوں آتش گلزارِ ارم
گر تصوّر میں میرے شاہد گلفام آوے

کعبہ مے خانہ بنے گنبد مسجد سبھی خم
مجھ سا گر حج پہ کوئی رند مے آشام آوے

لہو پینے میں کٹی عمر ارے ساقیٔ دہر
گردش جام کہ کب گردش ایّام آوے

عاشقوں کا جو ہے انجام آغاز ہے میرا
ایسے آغاز کو اب کیسا سر انجام آوے

Marfat.com

مجھ سے پختہ کا فریدؔ ایسا بنا ہے احوال
الاماں عشق کے گر ہاتھ کوئی خام آوے

دار الحرب کو جاتے ہیں اک بُت کے واسطے
اسلام کو گنواتے ہیں اک بُت کے واسطے

نام و نشان بھلاتے ہیں اک بُت کے واسطے
شرم و حیا گنواتے ہیں اک بُت کے واسطے

غیروں کے بار اُٹھاتے ہیں اک بُت کے واسطے
طعنے تبرّے کھاتے ہیں اک بُت کے واسطے

Marfat.com

گہ زیبِ مسجدوں کے ہیں گہ زینتِ کنشت
کیا مکر و فن بناتے ہیں اک بُت کے واسطے

ہندو کہاں بناتے ہیں مومن کہاں فریدؔ
ہر ڈھنگ میں سماتے ہیں اک بُت کے واسطے

عشق کے کوچے میں جس پر بے شعوری ختم ہے
مکتب علم و عمل سے اس پہ دُوری ختم ہے

ہیں یہاں جتنا نیاز عاشقانہ کا کمال
اس صنم رشک پری پر ناز حُوری ختم ہے

Marfat.com

اتنا نہ تھے عمر بھر میں قیس اور فرہاد کو
اللہ اللہ میری جاں پر مند بوری ختم ہے

کس طرح ہوگا رجا مہرِ بُتِ بد کیش پر
جس پہ فرطِ حسن سے عزّ و غروری ختم ہے

جس طرح سے ہے یہاں پر طلب موسائی تمام
فخرِ عالم پر ظہورِ نورِ طوری ختم ہے

غم اس کے دل کو خاک کیا توڑ توڑ کے
یکھو کچھ آسیا کی طرح پھوڑ پھوڑ کے

Marfat.com

اے چرخ میری خاکِ بدن سے تو بعد مرگ
رندوں کو مے پلا اُسے پیمانہ جوڑ کے

دلبر سے مے کدے میں ہیں ہم جام جیسے ہم
بیٹھوں بساطِ غیر سے پاؤں سکوڑ کے

رضواں کی آرزو ہے شب و روز اے فریدؔ
بیٹھے گا اس کے کوچے میں جنّت کو چھوڑ کے

قضا کی تیغ سے وہ ابروئے خمدار بہتر ہے
قدر کے تیر سے تیری نگہ بسیار بہتر ہے

Marfat.com

زلیخا کی محبت سے ہمارا عشق ہے افزوں
اور اُس کے یار کنعانی سے میرا یار بہتر ہے

مجھے تیری نگاہِ مست کی سوگند ہے جاناں
کہ عیسیٰ سے تمہاری چشم کا بیمار بہتر ہے

تو اپنے زُہد بے حاصل پہ مت نازاں ہوا ے زاہد
کہ تیرے رشتۂ تسبیح سے زُنّار بہتر ہے

جزائے خیر ہو واعظ کو کل مسجد میں کہتا تھا
کہ صد ایماں سے کفر طرّہ و طرار بہتر ہے

نہ حوروں پہ ہے دل مائل نہ غلماں کی ہے کچھ حاجت
مجھے تو اپنے فخرالدین کا دیدار بہتر ہے

Marfat.com

فریدؔ اب اُٹھ گئی ہے خواہش دیر و حرم دل سے
کہ میرا سجدہ سوئے کوچۂ دلدار بہتر ہے

موجود جب سے دل میں محبّت خدا کی ہے
ہر لحظہ میری جان پہ رحمت خدا کی ہے

موجود کی طرف سے نہ سمجھوں بتوں کو ہم
بے واسطہ اُنہوں کو خلافت خدا کی ہے

مظہر کو عین ظاہر سمجھنا نہ بھولیے
جس غیر جانا اُس پر تو لعنت خدا کی ہے

Marfat.com

محروم جو ہیں بُت سے خدا سے بھی دُور ہیں
بندے ہیں بُت کے جن کو ہدایت خدا کی ہے

مومن نہیں شراب بھی جن کو نہیں نصیب
ساقی ادھر کو دے کہ شفاعت خدا کی ہے

دوزخ بہشت ایک ہے مشتاقِ یار کو
عاشق کو دو جہاں ہیں ضمانت خدا کی ہے

ہرگز فریدؔ دامنِ پیرِ مُغاں نہ چھوڑ
خواہش تجھے جو لطف و عنایت خدا کی ہے

Marfat.com

گُل رُخ سبھی غلام ہیں اس گلعذار کے
سلطانِ حسن بندے ہیں اس شہسوار کے

نہ یار ہے نہ صبر ہے نہ اختیار ہے
دیکھو میں ناتواں پہ ستم روزگار کے

سوزش ہے بعد مرگ بھی اتنی کہ حشر تک
آتش فشاں ہیں سب مرے سنگِ مزار کے

ناسُور دل میں آبلہ پا میں جگر میں داغ
کیا خوشنما ہیں پھول ہماری بہار کے

جو پاکباز جگ کے ہیں سب ان میں قید ہیں
کیا کیا ہیں پیچ زُلف کے ہر تار تار کے

Marfat.com

هَلْ مِنْ مَّزِیْد کہتے ہیں تیروں کے واسطے
نخچیر جو ہیں اُس بُتِ عاشق شکار کے

جنّت کو جا کے رشکِ جہنّم بناؤں میں
جتنے فریدؔ دل میں ہیں اب جوش نار کے

گُل رخوں کے ہجر سے کیا لالہ زار آنکھوں میں ہے
آج گُلِ شوریدہ بختی کی بہار آنکھوں میں ہے

دید گر ظلمت پہ پڑ جاتی ہے ہو جاتا ہے نور
شاید اس خورشید رو کا انتظار آنکھوں میں ہے

Marfat.com

ہمدمو مجھ کو مزہ ہو عمر بھر کیونکر نصیب
خار حسرت کے ازل سے خار خار آنکھوں میں ہے

دیکھ کر جنّت کو دشت اور غول حوروں کو کیا
آج کس وحشت کے صحرا کا غُبار آنکھوں میں ہے

سیکڑوں طوفان برپا ہو چکے ہیں اشک سے
قطرہ کیا کہئے کہ بحرِ بے کنار آنکھوں میں ہے

یا الٰہی ان دنوں میں اپنے بُت کے شوق سے
جان زار اور حضرتِ دل بے قرار آنکھوں میں ہے

بن گیا ہوں میں پری و حُور کا قبلہ فریدؔ
بارک اللہ! جب سے تصویرِ نگار آنکھوں میں ہے

Marfat.com

میرے کاشانہ ویرانے میں جب جانانہ آتا ہے
تب اس دیوانہ دل کو کچھ قرارِ خانہ آتا ہے

خدا جانے قیامت سی نہیں ڈرتا ہے وہ کافر
کہ ہر دم میری خوں ریزی پہ بے باکانہ آتا ہے

زیادہ کعبہ اور اقصیٰ سے کرتا ہوں ادب اُس کا
میرے مشتاق تر آنکھوں میں گر بتخانہ آتا ہے

عجب ہے اے فریدؔ اسلام سے بیزار کر مجھ کو
ابھی آغوش میرے میں وہی ترسانہ آتا ہے

Marfat.com

موجود جو ہے جگ میں اسم و صفاتِ حق ہے
اسم و صفات کیا ہے خود عین ذاتِ حق ہے

زاہد کی حق پرستی ہے مثلِ بُت پرستی
اور عاشقوں کے آگے خود سومنات حق ہے

جس کو کرے گا سجدہ کس طرح ناروا ہے
جس کے نظر کے آگے لات و منات حق ہے

پیرِ مغاں ہے میرا مسجود و کعبۂ دل
واللہ یہ بات حق ہے واللہ یہ بات حق ہے

آزردہ جس کا دل ہو غیرِ خدا سے اے دل
اس کی من و توئی خود عینِ ثباتِ حق ہے

Marfat.com

انکارِ حق و باطل ہے اے فرید باطل
جب شیخ کہہ رہا ہے سب کائنات حق ہے

○

گرچہ داغوں دل کے ہیں خورشید تاباں اس میں ایک
روشنی ممکن نہیں بیت الحزن کے واسطے

میں فقط پیدا ہوں وصفِ پنجتن کے واسطے
تشنہ ہے کوثر میرے ذوقِ دہن کے واسطے

جو محبت میں مرے غنچہ دہن کے واسطے
چادرِ گُل چاہیئے اس کے کفن کے واسطے

ہے بجا کعبہ گرے گر میرے مرقد کو طواف
دل میں ہے شورش بُتِ ایماں شکن کے واسطے

Marfat.com

زمانے میں مرے مجروح دل کو تیر ہے اس کا
کہ نہ اُستاد ہے کوئی نہ کوئی پیر ہے اُس کا
مرے آزاد دل میں کس طرح ہو چاہ دنیا کی
کہ یوسف اپنے کے کوچہ کی خاک اکسیر ہے اس کا

میں ہوں سگِ آستاں رسالتمآب کا
ابن قحافہ کا اور ، ابن خطاب کا
عثمان کا علی کا حسن اور حسین کا
اور خواجگانِ چشت کے عالی جناب کا

Marfat.com

خاکِ غربت تجھ پہ ہوں قربان تیری لطف سے
کچھ خیال آتا نہیں حُبِ وطن کے واسطے

نام مراُس کے راحت بھاگ جاتی ہے فرید
ہاں مگر آیا ہوں میں رنج و محن کے واسطے

میں ہوں سگ آستاں جنابِ رسول کا
شکرِ خدا کہ پایا ہے رُتبہ قبول کا
اک کہتریں غُلام ہوں اصحابِ پاک کا
اِک کمتریں بندہ ہوں آلِ بتول کا

Marfat.com

اے دل غمِ اُلفت کا اُٹھانا نہیں اچھا
یہ بارِ گراں سر پہ چڑھانا نہیں اچھا
کشتہ ترے خنجر انداز نگہ کا
مرقد سے مرے آنکھ چُرانا نہیں اچھا

ہزار آشوب زلفوں پہ ہیں لاکھوں فتنہ آنکھوں پر
فریب و شور نمکینی کا چرچا لعل میگوں پر
ہر ایک نوک مژہ کو ہے تنورِ نوح کی قوت
نہ کیونکر خندہ زن آنسوؤں کی قطرے ہو دیں جیحوں پر

Marfat.com

محبوبِ حق ہے خواجہ خدا بخش نام ہے
دونوں جہاں ہیں بندے کے سب اس میں کام ہے

برحق خلیفہ حق ہے اور نائبِ رسول
نورِ نبی ہے شمس وہ ماہِ تمام ہے

ہے کحل چشم حور کا اُس کی غبارِ راہ
مجھ سا اک اس کے در کا جو عاصی غلام ہے

شہنشہوں کا شاہ ہے شیخوں کا شیخ ہے
عام مقام سب پہ وہ عالی مقام ہے

خلوت کدہ ہے خاص جو اس کی حریم ذات
اور عرش جس کا فرش ہی دربارِ عام ہے

Marfat.com

دونوں جہاں کا تیرا غضب اختلال ہے
کون و مکاں کا تیرا کرم انتظام ہے

جو نور لم یزل ہے سبھی تجھ میں ہے عیاں
جو حسن لایزال ہے تجھ پر تمام ہے

زاہد کو خارِ فکر سے دم سے تیرے نجات
ملک فنا و فقر کو تجھ سے نظام ہے

زندانہ وش بری ہوں تیرے ذکر سے مگر
تیری ثنا کا ورد مجھے صبح و شام ہے

نامِ خدا رمیدہ ہے خود سے چہ جائے خلق
دل جس کا تیری دامِ محبت کا رام ہے

Marfat.com

ہے شمع تیری نعت کا اے ہادی سلوک
اوروں کی انتہا پہ ترا پہلا گام ہے

سب کے نصوص چار ہیں میرے یہ تین ہیں
قرآن ہے حدیث ہے تیرا کلام ہے

مداح ہوں میں آنکھ سیہ مست یار کا
گویا میرا دہاں مئے خالص کا جام ہے

جس کو ہے تیری آل کی حق میں خیال ضد
ملعون ہے زنیم ہے ولدالحرام ہے

چاہے قبول کر اُسے چاہے نہ کر قبول
شاہا فرید تیرا ازل سے غلام ہے

Marfat.com

مجھے جب سیر جاناں کی گلی کی یاد آتی ہے
جگر سے دل سے جاں سے مختلف فریاد آتی ہے

وہ آخر ملکِ وحدت کی شہنشاہی کا مالک ہے
کہ جس سے کشورِ دل عشق سے آباد آتی ہے

ہمارے ساتھ کیا نسبت ہے فرہاد اور مجنوں کو
طریقِ عشق میں جو مجھ سے استعداد آتی ہے

مزے سے رشکِ لذاتِ جناں ورحور ہوتا ہوں
جگر میں جیسے نوکِ ناوکِ صیاد آتی ہے

کمالِ عشق دیکھو جبکہ جاتا ہوں گلستاں میں
زباں پر برگِ گل سے صد مبارکباد آتی ہے

Marfat.com

غلامی فخرِ دیں کی اس کو ہے شایانِ عالم میں
فریدؔ ایسی وہ دل ہے جو غیر سے آزاد آتی ہے

مدرسے کو فنا نہ کروں یہ نہ کروں تو کیا کروں
بتکدے کی بنا کروں یہ نہ کروں تو کیا کروں
چھوڑ کے زہد و خانقاہ بن کے مرید میکدہ
عشق کو پیشوا کروں یہ نہ کروں تو کیا کروں

عمر تک یار نے مکھڑا نہ دکھایا ہم کو
کر کے مایوس حیاتی سے جو آیا ہم کو
عشق بازی میں عجب خارق عادت ہے نہاں
رستگاری کا مزہ دام سے آیا ہم کو

Marfat.com

نوح کی رُوح بھی غرقِ آبِ فنا کی ہو گی
آئے گا غم میں اگر رونے کا رایا ہم کو

لاتا ہے جنگ کے لیے ساماں نئے نئے
کرتا ہے قتل گبر و مسلماں نئے نئے

جتنا ہے میری طرف کو اُن کا خیالِ دل
غیروں کے پاس اتنے ہیں احساں نئے نئے

گہ سوز و گہ گداز کبھے درد و گاہ غم
آتے ہیں دل کے خانے میں مہماں نئے نئے

سلطانِ عشق سے مجھے انعام میں ملے
صحرا نئے نئے ہیں بیاباں نئے نئے

Marfat.com

اتنے نہیں فلک پہ ستارے زمیں پہ حسن
جتنے ہوئے ہیں عاشقِ جاناں نئے نئے

میں غمزے کی عیّارے کیا کیا کہوں فرید
ہردم ہے دل میں خنجرِ پیکاں نئے نئے

وہ مرض سے ابد الدہر مبتلا ہووے
صنم کے درد میں جو طالب دوا ہووے

بغیر اس بُت بدکیش رشکِ عیسیٰ سے
بخلط سحر کُجا معجزہ ادا ہووے

Marfat.com

فلک مزار ہو اس کا کفن ہو چادرِ مہ
وہ جس کا یار کے پاؤں میں سرفدا ہووے

ہزار زہد ہو قربان اس کے قدموں پہ
جو دل کے صدق سے رندوں کا خاکپا ہووے

روا ہے اس پہ ستم تجھ کو عشق میں تیرے
فریدؔ جیسا اگر کوئی دوسرا ہووے

ہر آن دل میں درد ہے اور اضطراب ہے
رشکِ تنور نوح کے چشم پر آب ہے

Marfat.com

میں شاہِ غم ہوں خونِ جگر کا شراب ہے
میرے لیے تو دل میرا بریاں کباب ہے

شعلہ ہے برق رشک ہے بارانِ فغاں ہے رعد
فرقت کی شب ہے یا یہ غضب کا سحاب ہے

اس بے وفا سے اتنا میں مایوس ہوں مدام
بیداری میں بھی آئے تو سمجھوں کہ خواب ہے

جس پر ورود نکتۂ وحدت کا ہے فرید
وہ جان و دل سے خاکِ رہِ بوتراب ہے

Marfat.com

بھولا ہے جس نے مجھ کو مجھے اُس کی چاہ ہے
میں ہوں کنعاں اُس کا وہی میرا ماہ ہے

اتنا محیط عشق بتوں کا ہے میرے پر
جو بُت نظر میں آئے گا سمجھوں اللہ ہے

جب شاہِ عشق آیا ہوئے جان و دل خراب
دیکھو رعیتوں سے کیا اُس کا رفاہ ہے

شاید کہ شاہ ناز پر نصرت ہو مجھ کو آج
جس نے نیاز کے یہاں بیحد سپاہ ہے

آتش سے جس کے شور و فغاں ہے جہان میں
یا شعلۂ جحیم ہے یا میری آہ ہے

Marfat.com

زاہد پہ جو گناہ ہے ہم کو ثواب ہے
جو مجھ پہ ہے ثواب وہ اس پر گناہ ہے

بُت خانہ و مساجد ہو گا نہ ہو گا کیا؟
مئے خانہ ہوں مقیم کہ میری پناہ ہے

رندوں کے حق میں جس کو ہے اک ذرّہ خلاف
حق دونوں جگ میں اس کو کیا رُوسیاہ ہے

کس طرح دیر و کعبے سے معرض نہ ہو فریدؔ
دونوں سجود ہی تو میرا زادِ راہ ہے

Marfat.com

ہر ایک ساعت میں سو طرزیں جفا کی
ستم کی شرط بازی کی دغا کی

مسیحا نے اگر میری دوا کی
خطا کی اور غلط کی ناسزا کی

سمُندر سا ہوں خوش نارِ جفا میں
قسم ہے اُس جفا جو کے جفا کی

اگر کھائیں گے میرے استخواں کو
چلے بوموں میں تاثیرِ ہُما کی

شہیدانِ محبت کی خبر لے
گلی تیری ہے رشکِ کربلا کی

Marfat.com

زلیخا دیکھ کر تجھ کو کہاں ہے
عبث یوسف نے اپنے ادّعا کی

ہیں جتنا چاہتا ہوں وصل ہے ہجر
عجب تاثیر اُلٹی ہے دُعا کی

تیری تیرِ نگہ کے وصف سُن کر
لرزتے پھرتی ہے تیغِ قضا کی

نہیں کوئی جسے کاٹا نہ ہو گا
یہ ناگن دیکھئے زُلفِ دوتا کی

سہرِ گیسو سے مشکل ہے رہائی
کہ سرتا پا ہے تصویر بلا کی

Marfat.com

رہوں گا انتہا تک ہمدمِ غم
میری یہ آرزو ہے ابتدا کی

کہوں کیا ہو نہیں سکتی ہے اے دل
شکایت اپنے طالع نارسا کی

نہ چھوڑا آشنا کا نام باقی
یہ کیا بدخو ہے اُس ناآشنا کی

فریدؔ اپنے تو ہیں روزِ ازل سے
غلام اور خاکپائے صوفیا کی

Marfat.com

ہجرت میں تیری یاد پہ برباد جہاں ہے
اللہ کے جز وصل کا میعاد کہاں ہے

دل کو ہے خلش تن کو تپش جاں کو حرارت
خون جگری آنکھوں سے ہر لحظہ رواں ہے

فرقت میں ہے اندوہِ صنم کوہِ ملامت
بچنا نہیں ممکن کہ گراں بارِ گراں ہے

قبلے سے بھی کفار سے نفرت ہے زیادہ
شاید کہ میرا کعبۂ دیں کوئے بتاں ہے

بے وقت جنوں پر میری کیوں ہنستی ہے زنجیر
ہوں پیر دَکے عشق کا جولان جواں ہے

Marfat.com

زاہد نہیں خواہش مجھے فردوس بریں کی
داغِ غمِ عشق اپنے لیے باغِ جناں ہے

نہ گل ہے نہ مل اور نہ ساقی و نہ مطرب
ہیہات فرید آج یہ کیا دورِ خزاں ہے

غمِ فرقت کے نشتر سے جگر کا خون جاری ہے
کہو دلبر کو تیرے گھر سے اب رخصت ہماری ہے
جو میں ایسا جانتی پیت لاوں ڈوکھ ہو مگر ڈھنڈورا پھیرتی پیت نہ لاوے کو
جگر پر خون، دل پر درد، تن کو بیقراری ہے
چوڑا بھوروں مانگھ اُجاروں کجلہ کان توڑو دیکھو عشق کے مالے آن نہ پیچھے کو

Marfat.com

ہوا بیزار ارباب اور ماں بھی سب اُلفت بساری ہے

آنکھوں میں سو کانٹا اور سولی سہوں پچاس ایکو دوکھ نہ سہوں کہ پیا اوروں کے پاس

وہ کب جیوے کہ جس کے یار کی اوروں سے یاری ہے

کانگا کر نگ نچوڑیو سب چُن کھایو ماس یہ وہ نین نہ کھائیو کہ پیا ملن کی آس

ازل سے دل کو اس کے دیکھنے کی انتظاری ہے

آہ کروں تو جل جلے اور جنگل بھی جل جائے یہ پاپی جیرا نہ جلے کہ جس میں آہ سمائے

نہ مرتا ہوں نہ جاتی ایک حسرت کی انگاری ہے

جیسے پیت چکور کی چاندا نہ مانے اپنی توڑ نبھائی اس کی وہ نہ جانے

وہ جو چاہے کرے میری تو اس کے پیش زاری ہے

پیتم کو پتیاں لکھوں اُوپر لکھوں سلام جس دن کی تم بچھڑی میری نینان نیند حرام

فرید اس کو ہے کب آرام جس کو زخم کاری ہے

Marfat.com

جنابِ حضرتِ خوباں کا ہوں مرید غلام
نہیں ہے مجھ کو شیوخ اور برہمنوں سے کام

دہن میں آہ، جگر میں شرار، دل میں آگ
جحیم سے ہیں بتر مجھ پہ ہجر کے ایام

جو وقت نزع میں ساجد بتوں کا ہوا اک بار
ہمارے عرف میں وہ ہو چکا ہے نیک انجام

بتوں نے جس کے دل و دیں کو کر دیا غارت
خدا نے اس کو کیا شاہِ ملکِ دینِ اسلام

فریدؔ اپنے عقیدے کو کر لیا ہے میاں
جو معتقد ہو اُسی کا اسی کو مجھ سے سلام

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

بہترین کُتب

○ دِیوانِ حافظ — مترجم مولانا قاضی سجاد حسین

○ دِیوانِ غالب — مرزا اسد اللہ خان غالب

○ دِیوانِ حالی — مولانا الطاف حسین حالی

○ کلامِ باہُو رح — حضرت سلطان باہُو رح

○ کلامِ فرید رح — خواجہ غلام فرید (کوٹ مٹھن شریف)

○ کلام حضرت بُلھے شاہ رح — حضرت بلھے شاہ رح

○ طبِّ نبوی ﷺ — حافظ اکرام الدین واعظ

○ طبِّ رُوحانی — مولانا ابراہیم دہلوی

○ رُوحانی علاج — ڈاکٹر میر ولی الدین

○ اعمالِ قرآنی — مولانا اشرف علی تھانوی

پروگریسو بکس — ۴۰-بی اُردو بازار لاہور

Marfat.com